جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	سامان شفاعت
مصنف	:	ریحان اعظمی
ترتیب وتزئین	:	اے ایچ رضوی
سرورق	:	دلاور مرزا
تدوین	:	پروفیسر سید سبط جعفر زیدی
سن اشاعت	:	۱۳رجب المرجب ۱۴۲۱ھ ۱۲/اکتوبر ۲۰۰۰ء
تعداد	:	۱۰۰۰
ناشر	:	محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

[redacted]

سامانِ شفاعت

[redacted]

واحد بھی احد بھی واجد بھی   محمود بھی تُو ہے حامد بھی
تُو باقی ہے ہر شے ہے فنا
اللہ اللہ اللہ اللہ

قادر ہے قدیر ہے ہادی ہے   قیوم مُجیب ہے والی ہے
ماجد ہے مجید ہے مومن ہے   اور تُو ہی مھیمن و محسن ہے
ہے ایک ولی بھی نام تیرا
اللہ اللہ اللہ اللہ

تجھ جیسا سمیع و بصیر نہیں   تجھ جیسا بدیع و کبیر نہیں
تُو واسع ہے تو رافع ہے   تو قابض ہے تو مانع ہے
تیری حمد کا حق ہو کیسے ادا
اللہ اللہ اللہ اللہ

تیری شان ہے کیا سبحان اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

قہار و معز و معید و سلام   تیرا ہی لطیف و شہید ہے نام
البرّ رازق اور رقیب   شہ رگ سے زیادہ تُو ہے قریب
پھیلا ہے جہاں میں نُور ترا
اللہ اللہ اللہ اللہ

العفو ممیت و رؤف و علی   العدل و مصور اور ولی
المقسط اور جلیل و وکیل   اللہ صمد تُو جمال و جمیل
ہر رُخ سے عیاں ہے حُسن ترا
اللہ اللہ اللہ اللہ

غفار متین و متعالی تُو القابض و باعث و والی تُو
الوارث خافض اور غنی المُغنی رجبیر مُوخر بھی
القہار و رشید و شکور خدا
اللہ اللہ اللہ اللہ

غفار مجیب حفیظ و صبور متکبر خالق نُور ہی نُور
رحمان و رحیم و کریم ہے تُو قدّوس و عزیز و عظیم ہے تُو
میں بحرِ خطا تُو بحرِ عطا
اللہ اللہ اللہ اللہ

تُو دُھرے جلال کا حامل ہے اکرام میں اپنے کامل ہے
الحیّ و القیّوم مقیت تُو سب سے قوی ہے تیری جیت
ریحاںؔ نہ کیوں ہو حمد سرا
اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر ایک وقت میں اپنا نشان دیتا ہے

(حمد باری تعالیٰ)

ہر ایک وقت میں اپنا نشان دیتا ہے
کبھی وہ دھوپ کبھی سائبان دیتا ہے
کبھی وہ قوتِ گویائی چھین لیتا ہے
کبھی خموش لبوں کو زبان دیتا ہے

اُسی نے پیدا کیا ہے گداز سینے میں
وگرنہ کس کے لیے کون جان دیتا ہے
ذرا جو دھوپ کی شدّت حدوں سے بڑھ جائے
وُہ اُٹھ کے ابر کی چادر کو تان دیتا ہے

بڑائی اُس کی فضاؤں سے آشکارا ہے
یہی تو روز مؤذن اذان دیتا ہے
لحد کی شکل میں دے یا محل کی صورت میں
وُہ لامکان ہے سب کو مکان دیتا ہے

وُہ ایسا منصفِ آخر ہے رُوبرو جس کے
مرے خلاف مرا دل بیان دیتا ہے
یہ کائنات ہے اُس کے حضور سجدہ ریز
لگان جیسے زمیں کا کسان دیتا ہے

ریحانؔ اعظمی اُس کی عطا کا کیا کہنا
زمیں والوں کو جو آسمان دیتا ہے

زمیں سے عرش پہ تارے اچھالنے والے

(حمد باری تعالیٰ)

زمیں سے عرش پہ تارے اُچھالنے والے
بھنور سے نوحؑ کی کشتی نکالنے والے

احد ہے واحد و حیؔ و وہاب و واجد تو
تمام بندشیں لمحوں میں ٹالنے والے

کرم، کریم تیرا ہر طرف کراں تاکراں
اے آبِ نیساں کو گوہر میں ڈھالنے والے

مجید و ماجد و معبودؔ اور معیدؔ ہے تو
ہمارا پیکرِ خاکی سنوارنے والے

قدیر قادر و غفارؔ و اول و آخر
نظامِ شمس و قمر کو سنبھالنے والے

ملا کے آب میں خاک و ہوا و آتش کو
پھر اُس خمیر کو بندہ پکارنے والے

زمیں پہ سبزے کی چادر بچھائی کُن کہہ کر
اے فرشِ خاک کی قسمت نکھارنے والے

شکم میں سنگ کے دیتا ہے رزق کیڑے کو
حجر شجر کو پرندوں کو پالنے والے

بنایا اشرفِ مخلوق تونے آدم کو
فرشتے ہوگئے سجدہ گزارنے والے

ریحانؔ ہار گئے اُس کے سامنے وہ بھی
وہ لوگ جو تھے کسی سے نہ ہارنے والے

کیا لکھے

عبد ناچیز تیری حمد بھلا کیا لکھے
تجھ کو خلاقِ دو عالم کے سوا کیا لکھے
تیرے انوار کی بارش ہے کراں تابہ کراں
تو ہے اک بحرِ عطا تیرا گدا کیا لکھے

لفظ میں آپؐ کے شایان کہاں سے لاؤں

(رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

لفظ میں آپؐ کے شایان کہاں سے لاؤں
[illegible] آپؐ کا قدردان کہاں سے لاؤں

لوگ کہتے ہیں کروں آپؐ کی مدحت آقا
اور میں لہجۂ قرآن کہاں سے لاؤں

آپؐ کی آل کی پہچان نہیں دنیا کو
دیدۂ بوذرؓ و سلمانؓ کہاں سے لاؤں

آپؐ کے حکم کو جو حکم خدا مانتے تھے
آج میں ایسے مسلمان کہاں سے لاؤں

آج من کنت سے انکاری ہے اُمت تیری
ڈھونڈ کر منبرِ پالان کہاں سے لاؤں

آپؐ کی نعت تو لکھنا ہے مگر سوچتا ہوں
میں بھلا دوسرا قرآن کہاں سے لاؤں

جلتے جلتے درِ زہراؑ نے صدا دی ہوگی
بضعۃ منی کا فرمان کہاں سے لاؤں

کھو گیا عشق محمدؐ میں بڑی دیر ہوئی
اپنا دل ڈھونڈ کے ریحانؔ کہاں سے لاؤں

عشقِ صادق کے بنا نعت نہیں ہو سکتی

(رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم)

عشقِ صادق کے بنا نعت نہیں ہو سکتی
لفظ گونگے ہوں تو پھر بات نہیں ہو سکتی

محورِ عشقِ خدا ذات محمدؐ کے سوا
لائقِ عشق کوئی ذات نہیں ہو سکتی

یہ تو وہ ہیں کہ جو صحراؤں کو گلزار کریں
یہ نہ چاہیں تو یہ برسات نہیں ہو سکتی

جو درِ علم سے وابستہ نہیں رہ سکتا
علم سے اُس کی مُلاقات نہیں ہو سکتی

میرے کشکولِ سخن میں جو وہاں سے آئے
اس سے بہتر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی

دل میں روشن ہے مرے عشقِ محمدؐ کا چراغ
دل کی بستی میں تو اب رات نہیں ہو سکتی

نعت لے جاؤں گا ریحانؔ یہی پیشِ خدا
اس سے اچھی کوئی سوغات نہیں ہو سکتی

محمد مصطفیٰ دنیا میں یہ کھا کر قسم آئے

کبھی احمدؐ کبھی حیدرؑ کبھی بیتِ خدا آیا
حفاظت میں ابوطالبؑ کی سب بالا حشم آئے

درود آیا سلام آیا نبیؐ کی ذاتِ اقدس پر
سلامی کو فرشتے اُن کے در پر دم بدم آئے

شبِ معراج تھا اک شور بزمِ ماہ و انجم میں
چلو تعظیم کی خاطر رسولِؐ محترم آئے

مدینے کی فضاؤں نے مرے بوسے لیے بڑھ کر
مدینے کربلا ہوتے ہوئے جس وقت ہم آئے

مدینے کی طلب میں، میں کسی صورت نہ ٹھہروں گا
میرے رستے میں چاہے بارہا باغِ ارم آئے

نبیؐ کی نعت میں نادِ علیؑ جیسا اثر دیکھا
کبھی ریحانؔ جب نزدیک میرے رنج و غم آئے

زلف وابُرو نہیں اوصافِ حمیدہ لکھو

(رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

زلف و ابرو نہیں اوصافِ حمیدہ لکھو
جیسا قرآن نے سمجھا انہیں ویسا لکھو

ذکر جس چھت کے تلے سیدِ ابرار کا ہو
اس کو پھر چھت نہ کہو گنبدِ خضرا لکھو

وہ جو سردارِ رسولاں ہے خدا کا بندہ
اپنے جیسا تو نہ تم اُس کو خدارا لکھو

چاند لکھنا ہو تو نعلین محمدؐ لکھ دو
کیوں بھلا چاند کو اُن کا رخِ زیبا لکھو

ذکر معراج کا کرتے ہو بڑے شوق سے تم
لہجۂ رب میں وہاں کون تھا گویا لکھو

شاعرو حمدِ خدا لکھنے کی خواہش ہو اگر
رب کے محبوب کے بچوں کا قصیدا لکھو

نہ لکھو خوف سے رویا شبِ ہجرت کوئی
موت کی سیج پہ بے خوف جو سویا لکھو

ذکرِ اصحابِ پیمبرؐ میں خیانت نہ کرو
آگ دربارِ فدک اور درِ زہراؑ لکھو

جس میں ریحانِؔ رسالتؐ کی مہک بھی نہ ملے
ایسے گلشن کو خزاؤں کا بسیرا لکھو

سب کے سب لوح و قلم ہیں لب کشا تیرے لیے

(رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سب کے سب لوح وقلم ہیں لب کشا تیرے لیے
چاند کی قندیل سورج کا دیا تیرے لیے

کیا شبِ معراج استقبال خالق نے کیا
کونا کونا آسمانوں کا سجا تیرے لیے

چاند دو ٹکڑے کیا یک جنبشِ انگشت سے
چاند شیشے سے زیادہ کچھ نہ تھا تیرے لیے

ہم تو عاجز ہیں تری مدحت سے اے ممدوحِ رب
خود سراپا نعت ہے تیرا خدا تیرے لیے

رنگ، خوشبو، چاندنی، برسات، بادل سب ترے
خاک پر یہ فرش سبزے کا بچھا تیرے لیے

حامد و محمود و احمد ماجد و امجد ہے تو
بے کراں تا بہ کراں یہ سلسلہ تیرے لیے

اُن کی حد ہے طورِ سینا تو حدوں سے ماورا
منزلِ قوسین تو ہے ابتدا تیرے لیے

خامہ و قرطاس ہوں ریحانؔ ہو یا حرفِ نعت
لب پہ لب صلی علیٰ کی ہے صدا تیرے لیے

زینتِ لب ذکرِ محبوبِ خداؑ کرتے رہے

(رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

زینتِ لب ذکرِ محبوبِ خُداؐ کرتے رہے
اس طرح اپنے گناہوں کو فنا کرتے رہے

مجھ کو تو جنت درِ آلِ نبیؐ پہ مل گئی
لوگ ساری عمر جنت کی دعا کرتے رہے

کیوں مسیحا کی طلب میں دربدر مارے پھریں
خاکِ پائے مصطفیٰؐ سے جو دوا کرتے رہے

حمدِ باری، نعتِ احمدؐ ذکرِ آلِ مصطفیٰؐ
ہم بجُز اس کام کے دنیا میں کیا کرتے رہے

اُن کی بیٹی کی ثنا ان کے نواسوں کی ثنا
اس طرح اجرِ رسالتؐ ہم ادا کرتے رہے

آئینے کا تذکرہ ہے آئینہ گر کی ثنا
نعتِ احمد لکھ کے ہم حمدِ خدا کرتے رہے

مصطفیٰؐ کا ذکر ہے ریحانؔ معراجِ قلم
ذکرِ احمد کرکے ہم خود سے وفا کرتے رہے

عاشق حضور ہوگیا

(رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

عاشقِ حضور ہوگیا دل مثالِ نُور ہوگیا
نعت جس نے آپ کی لکھی معتبر ضرور ہوگیا
اِن کے در پہ جو بھی آگیا
بے نیاز طُور ہوگیا

حشر میں اِنہی کے نام پہ مُعاف ہر قصُور ہوگیا
نُعرہ اُن کے نام کا لگا گھر بلا سے دُور ہوگیا
یا نبیؐ کہا پلِ صراط
خود بخُود عبُور ہوگیا

جس میں ضوٗ نہ تھی حُضورؐ کی آئینہ وہ چُور ہوگیا
بچ گیا وقار آدمی آپ کا ظہُور ہوگیا
شکر کر ریحانؔ اعظمی
شاعرِ حضُور ہوگیا

نعت کہنے کا کسی کو جو ہُنر آتا ہے

(رسُولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نعت کہنے کا کسی کو جو ہُنر آتا ہے
اس کو ہر لفظ میں قرآن نظر آتا ہے
منزلِ عشقِ محمدؐ سے گزرنے والا
خشک اشجار کو دیکھے تو ثمر آتا ہے

اپنے جیسا اُسے کہتے ہیں زمانے والے
وہ جو اک لمحے میں معراج بھی کر آتا ہے
علم کا شہر محمدؐ ہیں علیؑ دروازہ
شہر جانے کے لیے راہ میں در آتا ہے

زلف و ابرُوہی میں اُلجھی ہے ابھی تک دنیا
لوٹ کر جس کے اشارے پہ قمر آتا ہے
ناز کر اپنے مقدر پہ زمینِ مکّہ
پیکرِ نور ہے جو بن کے بشر آتا ہے

خود وہ کیا ہوگا کہ جس شخص کے بچوں کے لیے
عرشِ اعظم سے ستارہ بھی اُتر آتا ہے
میں جو ریحاؔن گیا روضے پہ اُن کے تو لگا
صبح کا بھُولا ہوا شام کو گھر آتا ہے

آپ کی شان ہے کیا شان مدینے والے

(رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپؐ کی شان ہے کیا شان مدینے والے — آپؐ ہیں وارثِ قرآن مدینے والے
آپؐ دانائے سُبل ختمِ رُسل ہادیِ کُل — آپؐ کونین کے سلطان مدینے والے
میں تو کیا آپؐ پہ صدقے مرے بچے سارے
میرے ماں باپ بھی قربان مدینے والے

میزبان آپؐ کا معراج کی شب خالق تھا — آپؐ خالق کے تھے مہمان مدینے والے
سنگ ریزوں کو عطا آپؐ نے گویائی کی — اک عالم ہوا حیران مدینے والے
زخم کھاتے رہے مصروفِ دعا پھر بھی رہے
دشمنوں پر کیا احسان مدینے والے

نام لکھ کر تیرا تعویز کی صُورت باندھا — ہم ہوئے جب بھی پریشان مدینے والے
عبد کو آپؐ نے معبود سے ملوایا ہے — کام مشکل کیا آسان مدینے والے
علم کا شہر تمہیں ربّ نے بنا کر بھیجا
سونپ کر اپنا قلمدان مدینے والے

مجھ کو ریحاؔن جہنم سے ڈرائے نہ کوئی
میری بخشش کا ہیں سامان مدینے والے

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ

(در مدح جناب خدیجۃ الکبریٰؑ)

اسلام کی ترویج کا عنوان خدیجہؑ
ہر صاحبِ ایمان کا ایمان خدیجہؑ

ارمان خدیجہ تھے نبیؐ ہم نے یہ مانا
پیغمبرؐ آخر کا تھیں ارمان خدیجہؑ

خاتونِ جناں جس کی ہے بیٹی یہ وہی ہیں
قرباں تیری عظمت پہ دل و جان خدیجہؑ

اسلام ہے احسان مسلمانوں پہ رب کا
اسلام پہ ہے آپ کا احسان خدیجہؑ

گر دین کی تبلیغ میں زر تیرا نہ ہوتا
یہ دین نہ چڑھتا کبھی پروان خدیجہؑ

یہ مجلسِ شبیرؑ ہے جنت کی بشارت
جاری ہے تیرا آج بھی فیضان خدیجہؑ

توصیف تیری ہو نہیں سکتی ہے بشر سے
لکھ ڈالے اگر لاکھ بھی دیوان خدیجہؑ

دختر ہے تیری چادرِ تطہیر کی مالک
شوہر ہے تیرا بولتا قرآن خدیجہؑ

منکر تیری عظمت کا اگر کوئی بشر ہے
بخشش کا نہیں پھر کوئی امکان خدیجہؑ

کہنے کو تو ازواج محمدؐ ہیں کئی اور
ہے سب سے جدا آپ ہی کی شان خدیجہؑ

ریحانؔ ثنا مادرِ زہراؑ کی رقم کر
یہ جان کے بخشش کا ہیں سامان خدیجہؑ

—٭—

حفاظت

موجِ دریا کی روانی پہ لکھا ہے عباسؑ
تُو زمانے میں وفاؤں کا خدا ہے عباسؑ
مجلسِ شہہ میں علم اٹھتا ہے تیرا ایسے
آج بھی جیسے حفاظت پہ کھڑا ہے عباس

نبیؐ نے گڑگڑا کر جب دعا کی

(در مدحِ جنابِ سیدہؑ)

نبیؐ نے گڑ گڑا کر جب دعا کی
تو رب نے سیدہ بیٹی عطا کی

ہے جس کے نام سے منسوب آیت
وہ چادر ہے جنابِ سیّدہ کی

یہ خاتونِ جناں خاتونِ محشر
تو یوں جنت ہوئی اہلِ عزا کی

فرشتے ان کے در پر بھیک مانگیں
کوئی حد ہی نہیں جود و سخا کی

علیؑ کرتے ہیں حل ہر اک کی مشکل
مدد کرتی ہیں یہ مشکل کشا کی

جب ان کی گود میں شبیر آئے
تو قسمت جاگ اُٹھی کربلا کی

وفا نے بھی وفا سیکھی انہی سے
مگر دنیا نے ان سے کب وفا کی

نہیں ہے شک وہ دوزخ میں جلیں گے
رہی ہیں سیّدہ جس جس سے شاکی

دُلہن اک دن تو جنت بھی بنی تھی
عرُوسی تھی جنابِ سیّدہ کی

جہاں ہے پنجتنؑ کا نُور یکجا
نہ کیوں تعظیم ہو ایسی ردا کی

ستارہ اِن کی چوکھٹ پر اتر کر
زیارت کر رہا ہے نقشِ پا کی

دعا جس قوم کی مانگی انہوں نے
خوشا تاثیر ہیں ہم اُس دعا کی

یہاں وعدہ کیا بچوں سے اپنے
وہاں پوشاک جنت میں سلاؑ کی

علیؑ ہے تاج مخدومہ کے سر کا
کوئی دیکھے بلندی مرتضیٰؑ کی

وہ جس نے فاطمہؑ کا دِل دُکھایا
رہا امت میں کب وہ مصطفیٰؐ کی

نہ کیوں ہوں انبیاء محوِ سماعت
یہ محفل ہے جنابِ سیدہؑ کی

مبرّا رجس سے وہ ہیں جبھی تو
سند حق نے عطا کی انما کی

انہوں نے روٹیاں خیرات کی تھیں
ملی بدلے میں آیت ھل اتیٰ کی

لکھا قران میں کوثر کا سُورہ
خدا نے اس طرح اِن کی ثنا کی

چلو ریحانؔ اُس آب و ہوا میں
جہاں خوشبو بسی ہو کربلا کی

پوچھے کوئی رسول سے عظمت بتولؑ کی

(در مدحِ جناب سیدہؑ)

پوچھے کوئی رسولؐ سے عظمت بتولؑ کی
معراج زندگی ہے ولادت بتولؑ کی

صورت ہے آیتوں کی جو صورت بتولؑ کی
قرآن کر رہا ہے تلاوت بتولؑ کی

معنی اب اور اُم ابیہا کے ہوں گے کیا
تعظیم کر رہی ہے نبوتؐ بتولؑ کی

رشتہ خدا سے کیا ہے علیؑ کا پتہ چلا
آیا ستارا لے کے جو نسبت بتولؑ کی

خیاط بن کے در پہ فرشتے کھڑے رہے
دیکھے تو کوئی طاقت و قدرت بتولؑ کی

یہ طاہرہ ہیں ایسی کسی کو نہیں کلام
ثابت ہے آیتوں سے طہارت بتولؑ کی

جنت میں وہ ہی جائے گا وعدہ خدا کا ہے
جس کے بھی حق میں ہوگی شہادت بتولؑ کی

کرب و بلا کے واسطے پالا حسینؑ کو
دینِ خدا کی اس طرح خدمت بتولؑ کی

مل مل کے ہاتھ شیخ سقر میں یہ کہتے ہیں
دوزخ میں ہم کو لائی عداوت بتولؑ کی

باغِ فدک کے چھیننے والوں کو کیا خبر
باغِ ارم بتولؑ کا جنت بتولؑ کی

اپنا تو یہ عقیدہ ہے ریحانؔ اعظمی
کام آئے گی لحد میں مودت بتولؑ کی

نعرہ

نشانِ حیدرؑ سجانے والو علیؑ کا نعرہ نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان ہے یہ نعرہ اسے خدارا نہ بھول جانا
نبیؐ کا فرمان حکمِ ربّ ہے خدا کے بندوں یقین کر لو
علیؑ صفاتِ خدا کا مظہر یہ اک اشارا نہ بھول جانا

بنتِ خیرُالبشر سیدہؑ آپ ہیں

(درمدح جناب سیدہؑ)

بنتِ خیرُ البشر سیدہؑ آپ ہیں
رب کی نورِ نظر سیدہؑ آپ ہیں
سیدہؑ، طاہرہؑ، مرضیہؑ، فاطمہؑ
مصطفیٰ کا جگر سیدہؑ آپ ہیں

آپ کوثر کی آیت کی تفسیر بھی
حق اُدھر ہے جدھر سیدہؑ آپ ہیں
ہے حدیثِ کساء آج بھی لب کشا
بامِ تطہیر پر سیدہؑ آپ ہیں

جتنے سجدے نبیؐ نے کیے عُمر بھر
صرف اُن کا ثمر سیدہؑ آپ ہیں
آپ کی شان میں انما ھل اتیٰ
محترم کس قدر سیدہؑ آپ ہیں

جس کے قبضے میں جنت کی جاگیر ہے
بات ہے مختصر سیدہؑ آپ ہیں

جس کے در پر ستارے بھی سجدے کریں
وہ عطاؤں کا در سیدہؑ آپ ہیں

اپنی بخشش کی ہم کررہے ہیں دعا
اُس دعا کا اثر سیدہؑ آپ ہیں
باپ یوں تو محمدؐ کس کے نہیں
اُن کی دختر مگر سیدہؑ آپ ہیں

باپ رحمت ہے سارے جہاں کے لئے
اور رحمت کا گھر سیدہؑ آپ ہیں
جس سے ابتر ہوئے منکرانِ نبیؐ
وہ خوشی کی خبر سیدہؑ آپ ہیں

فخرِ مستور ہیں رجس سے دُور ہیں
مالکِ خشک و تر سیدہؑ آپ ہیں
نور کی روشنی ہیں علیؑ و نبیؐ
روشنی کا سفر سیدہؑ آپ ہیں

اُس کی قسمت میں ریحانؔ جنت نہیں
جس سے ناخوش اگر سیدہؑ آپ ہیں

کرم یہ کم نہیں لب پر مرے زہراؑ کی مدحت ہے

(در مدحِ جنابِ سیدہؑ)

کرم یہ کم نہیں لب پر مرے زہراؑ کی مدحت ہے
سعادت کی سعادت ہے عبادت کی عبادت ہے

یہ بیٹی ہے نبیؐ کی اور خاتونِ قیامت ہے
بشر کی شکل میں زہراؑ نہیں کوثر کی آیت ہے

بحکمِ ربِ نبیؐ اُمِ ابیہا جس کو کہتے تھے
اُسی مخدومہ عالم کا یہ جشنِ ولادت ہے

بقائے دینِ احمدؐ ماتمِ شبیرؑ میں پنہاں
وقارِ دینِ احمدؐ فاطمہ زہراؑ کی سیرت ہے

کسی بیٹی کی یوں تعظیم کوئی باپ کرتا ہے
یہ مرضی ہے خدا کی یہ بھی اک کارِ نبوت ہے

قدم زہراؑ کے کیا ہیں منکرِ زہراؑ نہ سمجھے گا
انہی قدموں تلے جنت کے سرداروں کی جنت ہے

دعائے فاطمہ زہراؑ سے ہم تخلیق ہوتے ہیں
اسی بل پر ہمیں جنت میں ماتم کی اجازت ہے

نبیؐ رحمت علیؑ رحمت ہیں رحمت فاطمہ زہراؑ
یہ گھر حسنینؑ کا کیا ہے جہاں رحمت ہی رحمت ہے

تو کیسے جائے گا جنت میں اے شبیرؑ کے منکر
وہاں سکہّ علیؑ کا اور زہراؑ کی حکومت ہے

مجھے بھی کرلیا ریحانؔ شاملِ مدح خوانوں میں
کرم ہے لطف ہے بخشش ہے زہراؑ کی عنایت ہے

لشکر کی طرح

پہنچے عباسؑ لبِ نہر جو حیدرؑ کی طرح
مشک میں نہر اُٹھالی درِ خیبر کی طرح
دیکھ کر حضرتِ عباسؑ کو کہتے تھے عدو
ایک انسان نظر آتا ہے لشکر کی طرح

نظرِ فاطمہؑ کی نبیؐ کی نظر ہے

(در مدحِ جنابِ سیدہؑ)

نظر فاطمہؑ کی نبیؐ کی نظر ہے
جہاں سیدہؑ ہیں نبوت کا گھر ہے

نبیؐ اپنے دل کا کہیں جس کو ٹکڑا
دکھاؤ کوئی اور دختر اگر ہے

ستارہ کسی اور در پر نہ اُترا
یہ در تو ستاروں کا نورِ نظر ہے

میری تو سمجھ میں یہی بات آئی
محمدؐ کے سجدوں کا زہراؑ ثمر ہے

کبھی بات اقصیٰ کی اور بابری کی
فدک کی مگر بات کیوں درگزر ہے

تیرا دل دُکھا کر ملے کیسے جنت
کہ سردارِ جنت تمہارا پسر ہے

ہے خلدِ بریں اُن کی منزل یقیناً
تمہاری مودت میں جن کا سفر ہے

ہے شوہر بھی بیٹے بھی مہرِ امامت
تو مہرِ نبوت تمہارا پدر ہے

اگر دیکھنا ہو مشیت خدا کی
رُخِ فاطمہؑ دیکھ لینا کدھر ہے

ہے خیبر شکن بت شکن ان کا شوہر
تو بابا کا اعجاز شق القمر ہے

کیا جب سے محرومِ حقِ وراثت
اُسی دن سے دنیا یہ زیر و زبر ہے

نبیؐ نے بتایا ہے تعظیم کرکے
درِ فاطمہؑ سجدہ گاہِ بشر ہے

میں ریحانؔ لکھتا ہوں زہراؑ کی مدحت
میری دسترس میں یہی اک ہنر ہے

نمازِ شکر کی آیت جنابِ زینبؑ ہیں

(در مدحِ جنابِ زینبؑ)

نمازِ شکر کی آیت جنابِ زینبؑ ہیں
حسینیتؑ کی شریعت جنابِ زینبؑ ہیں

وقارِ صبرِ امامت جنابِ زینبؑ ہیں
علیؑ کی شانِ جلالت جناب زینبؑ ہیں

جوابِ مریم و سارہ ہیں فاطمہؑ زہرا
جنابِ زہراؑ کی سیرت جناب زینبؑ ہیں

بنائے مجلسِ شبیرؑ ڈالنے والی
اساسِ غم پہ عمارت جنابِ زینبؑ ہیں

جہاں بھی بزمِ حسینیؑ سجے وہاں موجود
یہاں بھی محوِ سماعت جنابِ زینبؑ ہیں

زمینِ کرب و بلا پر ادا ہوئی جو نماز
اذاں حسینؑ اقامت جناب زینبؑ ہیں

تمام اہلِ حرم کی حسینؑ طاقت تھے
دلِ حسینؑ کی طاقت جناب زینبؑ ہیں

کھلا کہ نہجِ بلاغہ میں جو بلاغت ہے
بلاغتوں کی فصاحت جناب زینبؑ ہیں

ریحانؔ فکرِ شفاعت ہو کس لیے مجھ کو
مری دلیلِ شفاعت جنابِ زینبؑ ہیں

فضہؑ کمالِ تربیت سیدہؑ کا نام

(در مدحِ جنابِ فضہ سلام اللہ علیہا)

فضہؑ کمالِ تربیت سیدہؑ کا نام
رہتا تھا جس کے لب پہ نبیؐ و خدا کا نام

رہتی تھیں اس خیال سے ہر وقت باوضو
کس وقت اُن کو لینا پڑے فاطمہؑ کا نام

قرآن کی زبان میں کرتی تھیں گفتگو
قرآں سمجھ کے لیتی تھیں مشکل کشا کا نام

جس کو حسنؑ حسینؑ ادب سے کریں سلام
عباسؑ نے بھی سیکھا ہو جس سے وفا کا نام

چاندی تھیں چاندنی تھیں بقولِ رسولؐ حق
ان سے ہی روشناس ہوا کیمیا کا نام

ماں کی طرح سے کرتے تھے فضہ کا احترام
حسنینؑ کے لیے تھیں یہ ماں کی دعا کا نام

فضہ نے تخت و تاج کو ٹھوکر پہ رکھ دیا
جب سے سنا تھا دخترِ خیرالورا کا نام

بن کر کنیزِ فاطمہ مخدومہ بن گئیں
ملتا ہے یوں بھی خاک کو خاکِ شفا کا نام

عباسؑ کے جلال کی تصویر بن گئیں
ظالم نے جب لیا دلِ خیبر کشا کا نام

ریحانؔ جس کی گود میں کھیلیں امامتیں
فضہؑ ہے ایسی منزلِ جنت نما کا نام

—۞—

انعام

بصد خلوص بصد احترام بھیجا ہے
نبیؐ پسند کریں وہ انعام بھیجا ہے
خوشا نصیب تجھے حرؔ خیاب زینبؑ نے
دعا کے دوش پہ رکھ کر سلام بھیجا ہے

اُمِ البنین مادرِ عباسؑ نامدار

(در مدحِ مادرِ عباسؑ ام البنین سلام اللہ علیہا)

اُم البنین مادرِ عباسؑ نامدار
جس نے کیے حسینؑ پہ بیٹے کئی نثار
کہتی تھیں میں تو فاطمہ زہراؑ کی ہوں کنیز
حاصل ہے مجھ کو ملک کنیزی کا اقتدار
بیٹے میرے غلام ہیں ابنِ بتولؑ کے
فضہؑ مثال مجھ کو بھی حسنینؑ سے ہے پیار
عباسؑ کو وفا کے سبق سب پڑھا دیے
کہتی تھیں مجھ کو حشر میں کرنا نہ شرمسار
پہنچی خبر مدینے میں مارے گئے حسینؑ
پوچھا وفا سے پھر گیا کیا میرا گلعذار
بولا بشیر آپ کے بیٹے نے جان دی
پھر شمر نے کیا شہہ کرب و بلا پہ وار
اُم البنینؑ زوجۂ نفسِ رسولؐ تھیں
اُم حسنؑ حسینؑ ہی کہہ کر انہیں پکار
زہراؑ کی جو کمی تھی وہ پوری نہ ہو سکی
زینبؑ کو پھر بھی ان سے ملا صبر اور قرار
ریحانؔ جب بھی دیتا ہوں میں ان کا واسطہ
مشکل کشائی کرتے ہیں عباسؑ ذی وقار

ایک قطرے کو گھڑی بھر میں سمندر دیکھ کر

(در مدحِ جنابِ حرُ علیہ السلام)

ایک قطرے کو گھڑی بھر میں سمندر دیکھ کر
رشک نبیوں کو بھی ہے حرؑ کا مقدر دیکھ کر

کیوں نہ ملتا حرؑ کو دامانِ حسینؑ ابن علیؑ
پاؤں پھیلائے تھے اس نے بھی تو چادر دیکھ کر

گو کہ پیاسوں میں نہیں تھا گرچہ امال تھا
پیاس اُس کی بڑھ گئی تھی موجِ کوثر دیکھ کر

مل گیا رومالِ زہراؑ زانوئے شبیرؑ بھی
بھیک شبہ نے حرؑ کو دی ظرفِ گداگر دیکھ کر

صبحِ عاشورہ جب آیا حُرؑ جھکائے اپنا سر
سب خطائیں بخش دیں شبہ نے جھکا سر دیکھ کر

ٹھکرانہ زندگی چھوڑی شہادت کے لئے
خیمہ شبیرؑ میں جنت کا منظر دیکھ کر

کتنا قسمت کا دھنی اور صاحبِ ادراک تھا
آگیا مرنے کو اک چھوٹا سا لشکر دیکھ کر

رات بھر سویا نہیں بے چین تھا بیدار تھا
سوگیا خاکِ شفا کا نرم بستر دیکھ کر

ناپنے والے قدِ ریحانؔ بزمِ شعر میں
ہوگئے ہیں دم بخود بالائے منبر دیکھ کر

تصوّر میں مرے کرب وبلا ہے اور میں ہوں

(در مدح جناب حبیب ابن مظاہر علیہ السلام)

تصور میں مرے کرب وبلا ہے اور میں ہوں
حبیب ابن مظاہرؑ کی ثنا ہے اور میں ہوں

خیالِ مدحتِ ابن مظاہرؑ جب سے ہے دل میں
میرے سر پر دعائے سیدہؑ ہے اور میں ہوں

رفیقِ حضرتِ شبیرؑ کی مدحت گزاری میں
قلم کاغذ ہے محرابِ دعا ہے اور میں ہوں

زمانے میں نہیں ملتی مثالِ دوستی ایسی
اُسی اک دوستی کا تذکرہ ہے اور میں ہوں

لبِ قرطاس نے میرے قلم کے پاؤں چومے ہیں
بہت خوش اس ادا پر دل میرا ہے اور میں ہوں

مجھے لکھنا ہیں اوصافِ حبیب ابن مظاہرؑ سب
اسی میں منہمک فکرِ رسا ہے اور میں ہوں

حبیب ابن مظاہرؑ ناصرِ سبطِ پیمبرؐ ہیں
میری آنکھوں میں اُنکی خاکِ پا ہے اور میں ہوں

ضعیفی میں جوانوں کے جو تیور سے لڑا رن میں
اُسی کی یاد کا اک سلسلہ ہے اور میں ہوں

درِ ابن مظاہرؑ کا گدا ریحانؔ میں بھی ہوں
میرے کشکول میں اُن کی عطا ہے اور میں ہوں

تذکرہ تلوار کا یاذ کر ہو میدان کا

(در مدحِ حضرت علیؑ)

تذکرہ تلوار کا یا ذکر ہو میدان کا
ذہن جاتا ہے سوئے حیدرؑ ہر اک انسان کا
ہم علیؑ کو رب نہیں کہتے مگر ہم کیا کریں
بندۂ معبود ہے، معبود ہی کی شان کا

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
اُس کی ہے تعریف جو کہ مرد ہے میدان کا
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار
میں نے یہ مصرعہ لیا جبریل کے دیوان کا

گھر دیا اللہ نے بدلے میں جاں حیدرؑ نے دی
اس طرح احسان سے بدلہ دیا احسان کا
ساکنِ کعبہ علیؑ، حیدر علیؑ، صفدر علیؑ
یہ ہے فرمانِ خدا یہ فیصلہ قرآن کا

بعد میں من کنت مولا کی صدا احمدؐ نے دی
پہلے اک منبر بنایا دشت میں پالان کا

سوگئے ہجرت کی شب مولا علیؑ یہ کہہ کے بس
اے میرے بھائی میں صدقہ ہوں تمہاری جان کا
وہ علیؑ کو کس طرح مولا کہے بعد غدیر
جس کو فرمانِ نبیؐ پر شک ہوا ہزیان کا

علم کا در کہہ کے شہرِ علم نے مصرعہ کہا
دین میں عشقِ علیؑ ہے راستہ ایمان کا
آیتِ تکمیلِ دیں آتی تو آتی کس طرح
مرحلہ باقی تھا خم میں اک بڑے اعلان کا

تھے اگر قرآنِ ناطق مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ
نام دیجیے پھر ابوطالبؑ کو بھی جزدان کا
کس نے بلوایا فلک پر گفتگو کس سے ہوئی
بولنے والے کا لہجہ تھا علیؑ کی شان کا

جب خدا جسمانیت رکھتا نہیں تو سوچئے
میزباں معراج میں پھر کون تھا مہمان کا
لہجہ پہچانا ہوا خوشبو سے بھی مانوس تھا
یہ خدا ہے یا علیؑ تھا مسئلہ پہچان کا
نام میرا کاٹنے والو حسد کی تیغ سے
سورۂ رحمان میں بھی نام ہے ریحانؑ کا

کاغذ سے قلم سر نہ اٹھا اور ابھی اور

(در مدحِ مولا علیؑ)

کاغذ سے قلم سر نہ اٹھا اور ابھی اور
لکھ منقبتِ شیرِ خدا اور ابھی اور

یہ گوہرِ مدحت ہے بہت اشرف و اعلیٰ
چن کر اِسے پلکوں پہ سجا اور ابھی اور

بیدار رکھو اپنی سماعت سرِ محفل
پڑھتے رہو تم صلی علیٰ اور ابھی اور

صورت میں فرشتوں کی محبت میں علیؑ کی
آئیں گے یہاں اہلِ ولا اور ابھی اور

یہ بارھویں حیدرؑ کی ہے آمد کا زمانہ
کچھ دیر کرو دل سے دعا اور ابھی اور

بغضِ اسد اللہ میں جل جل کے بالآخر
کچھ ہوگئے کچھ ہوں گے فنا اور ابھی اور

حیدرؑ کی محبت میں جو کافر کہا اُن کو
خوش ہو کے نصیری نے کہا اور ابھی اور

ملتے رہو چہرے پہ میرے یونہی عزیزو
غازے کی طرح خاکِ شفا اور ابھی اور

میں بارشِ مدحت کا نہیں قطرۂ آخر
برسے گی یہ مدحت کی گھٹا اور ابھی اور

مرقد میں علیؑ آئے ہیں رُک جاؤ فرشتو
لینے دو زیارت کا مزا اور ابھی اور

دعویٰ ہے محبت کا اگر ابنِ علیؑ سے
بڑھتی رہے ماتم کی صدا اور ابھی اور

ریحانؔ کیے جا تو یونہی مدحتِ حیدرؑ
کر اجرِ رسالتؐ کو ادا اور ابھی اور

صدی

قسم خدا کی یہ سب روشنی تمہاری ہے
تمام غم بھی تمہارے خوشی تمہاری ہے
امام عصرؑ ہو یہ ماہ و سال کیا شے ہیں
ازل سے تابہ ابد ہر صدی تمہاری ہے

جس سر میں ترے عشق کا سودا نہیں ہوگا

(در مدحِ مولا علیؑ)

جس سر میں ترے عشق کا سودا نہیں ہوگا
اُس سر سے ادا ہو کے بھی سجدا نہیں ہوگا

جس آنکھ میں اُس نور کا جلوہ نہیں ہوگا
وہ اُن کو بشر مانے تو شکوہ نہیں ہوگا

جب تک نہ علیؑ آئیں گے اے پالنے والے
گھر تیرا صنم خانہ ہے کعبہ نہیں ہوگا

مت مان میرے مولا کو تو نور کا پیکر
مُرغا نہ اذاں دے تو سویرا نہیں ہوگا

کیوں سنتا نہیں نام علیؑ کا تو اذاں میں
اس نام کے سن لینے سے بہرا نہیں ہوگا

بے حب علیؑ تونے پڑھی ہیں جو نمازیں
ماتھے سے تیرے دور یہ دھبّہ نہیں ہوگا

تم بنتِ اسد تو نہیں اے مادرِ عیسیٰؑ
کعبہ تو کسی طور کلیسا نہیں ہوگا

تم لاکھ مٹاتے رہو دیوار کے شق کو
یہ خام خیالی ہے کہ چرچا نہیں ہوگا

بغضِ اسد اُللہ کی بیماری سے بچنا
اس مرض کا بیمار تو اچھا نہیں ہوگا

وہ جس کے قدم مُہر نبوت پہ رہے ہوں
جز نور یہ رُتبہ تو بشر کا نہیں ہوگا

اک نور کے دو ٹکڑے نبیؐ اور علیؑ ہیں
میں کیسے بشر مان لوں ایسا نہیں ہوگا

مرجاؤں اگر ذکرِ علیؑ میں تو خوشی ہے
میری تو لحد میں بھی اندھیرا نہیں ہوگا

فرمانِ محمدؐ ہے میرے مولاؑ کے حق میں
جو تیرا نہیں ہوگا وہ میرا نہیں ہوگا

معمور ہے ریحانؔ یہ دل ذکرِ علیؑ سے
میرا تو کفن بھی کبھی میلا نہیں ہوگا

اس بات پہ نادانوں نے سوچا نہیں کچھ بھی

(در مدحِ مولا علیؑ)

اس بات پہ نادانوں نے سوچا نہیں کچھ بھی
بے حُب علیؑ سجدوں سے ملتا نہیں کچھ بھی

جب تک نہ علیؑ آئے وہ مسکن تھا بتوں کا
تھا اس کے سوا اور تو کعبہ نہیں کچھ بھی

گھر اپنا علیؑ کو دیا یہ کہہ کے خدا نے
حیدرؑ کی محبت سے زیادہ نہیں کچھ بھی

کہتا تھا نصیری یہ قسم کھا کے خدا کی
حیدرؑ کو خدا کے سوا کہنا نہیں کچھ بھی

نیکی کے فرشتے نے میری فرد عمل پر
جز نامِ علیؑ اور تو لکھا نہیں کچھ بھی

بھیجی کبھی آیت کبھی شمشیر عطا کی
وہ کہتے ہیں اللہ نے بھیجا نہیں کچھ بھی

بے حبِ علیؑ خُلد کی جاگیر ملے گی
اللہ کے قانون میں ایسا نہیں کچھ بھی

توڑا درِ خیبر کو مرے مُولا علیؑ نے
اوروں نے بجُز دین کے توڑا نہیں کچھ بھی

لے دیکھے میرے پاس محبت ہے تمہاری
ہے اس کے سوا اور تو مولاؑ نہیں کچھ بھی

حیدرؑ کی غلامی کا اثر اتنا لیا ہے
قنبر کی نگاہوں میں یہ دنیا نہیں کچھ بھی

یہ کہہ کے پڑھی نادِ علیؑ میرے نبیؐ نے
جلد آؤ کہ غیروں کا بھروسہ نہیں کچھ بھی

دامن مرا بے مانگے ہی مولاؑ نے بھرا ہے
میں نے تو زباں سے ابھی مانگا نہیں کچھ بھی

مصروف ہوں ریحانؔ میں حیدر کی ثنا میں
مرقد میں نکیرین سے خطرہ نہیں کچھ بھی

وہ جس کا نام ہی مشکل میں اسبابِ کرم ٹھہرے

(در مدحِ مولا علیؑ)

وہ جس کا نام ہی مشکل میں اسبابِ کرم ٹھہرے
پھر اُس کا ذکر نہ کیونکر لبوں پر دم بدم ٹھہرے

حفاظت باپ اور بیٹے نے ملکر کی نبوت کی
ابو طالبؑ کے جیسا کوئی کیونکر محترم ٹھہرے

نصیری نے جہاں آکر بغاوت ہم سے کر دی ہے
عقیدے کی اُسی منزل پہ آکر آج ہم ٹھہرے

مسافت خانہ کعبہ کے مہماں کی ہے بس اتنی
چلے عرشِ بریں سے اور کعبے میں قدم ٹھہرے

خوشی سے کھل اُٹھی دیوار کعبہ آگئے حیدرؑ
ہوئے رخصت درونِ کعبہ تھے جتنے صنم ٹھہرے

منافق جس قدر آئے مقابل میرے مولاؑ کے
کہیں ٹھہرے نہیں سیدھے سرِ ملکِ عدم ٹھہرے

بلندی آسمانوں کی بھی کم ہے پائے حیدرؑ سے
سرِ مُہر نبوت میرے مولاؑ کے قدم ٹھہرے

نبیؐ کے علم کا محوُر خدا کی ذات کا مظہر
وہی ہوتا ہے جسکے ہاتھ پر دیں کا علم ٹھہرے

دعا ریحانؔ کرتا ہوں اُسی دن موت آجائے
علیؑ کی مدح گوئی میں اگر میرا قلم ٹھہرے

عشقِ احمدؐ عشقِ حیدرؑ عشقِ سرورؑ چاہیے

(در مدحِ مولا علیؑ)

عشقِ احمدؐ عشقِ حیدرؑ عشقِ سرورؑ چاہیے
چودہ دروازوں کا جنت میں مجھے گھر چاہیے

بند کرنے کو جو کوزے میں سمندر چاہیے
اے قلم لکھنا تجھے نعتِ پیمبر چاہیے

نعتِ سرکارِ دو عالم یوں تو لکھ سکتا نہیں
اس سعادت کے لیے جبریلؑ کا پر چاہیے

کربلا اک سمت کعبہ اک طرف اے دل بتا
آبِ زم زم چاہیے یا آبِ کوثر چاہیے

انبیاء رومالِ زہراؑ مل تو سکتا ہے تمہیں
ہاں مگر اس کے لیے حرؑ کا مقدر چاہیے

ہر کسی کو مل نہیں سکتا علم اسلام کا
اس علم کی شان کو نفسِ پیمبرؐ چاہیے

کتنا آساں ہے حصولِ خلد مجھ سے پوچھیے
آپ کے دل میں ذرا سی حبِ حیدرؑ چاہیے

طُول سجدے کو دیا شبیرؑ سے بولے رسولؐ
اس کے بدلے ایک سجدہ زیرِ خنجر چاہیے

رزم گاہِ شعر میں ریحانؔ کو بہرِ جہاد
بابِ شہرِ علم سے لفظوں کا لشکر چاہیے

"مسلمِ اوّل شہِ مرداں علیؑ"

(در مدحِ مولا علیؑ)

"مسلمِ اوّل شہِ مرداں علیؑ"
صاحبِ قرآن کا قرآں علیؑ

وہ علیؑ جو رازِ کُن کا راز داں
وہ علیؑ قائم ہوئی جس سے اذاں
یہ زمیں ہے جس کے سجدے کا نشاں
انبیاء پر جس کے ہیں احساں، علیؑ

ہاتھ میں جس کے ہے نبضِ کائنات
حکمِ رب سے بانٹتا ہے جو حیات
دے رکوعِ حق میں سائل کو زکوٰۃ
ہے خدا کے دین کا عنواں علیؑ

لحمک لحمی وہ مولودِ حرم
چومے ہیں مہرِ نبوت نے قدم
رب نے دی شمشیر احمدؐ نے علم
ہے خدا کی شان کا انساں علیؑ

رزق کی ترسیل پر مامور ہیں
دستِ خالق اس لیے مشہور ہیں
کون کہتا ہے علیؑ مجبور ہیں
ہمصفاتِ قوتِ یزداں علیؑ

ہیں ابوطالبؑ کے سجدوں کا اثر
طے کریں لمحوں میں صدیوں کا سفر
اِن کی مٹھی میں ہیں سارے بحر و بر
کُل ایماں کون ہے ہاں ہاں علیؑ

بالیقیں استادِ جبریلِ امیں
گھومتی ہے ان کے کہنے پر زمیں
علم کا در ہیں امیر المومنیں
مشکلوں میں درد کا درماں علیؑ

خیبر و خندق اُحد جنگِ جمل
اتنی ساری مشکلیں اور ایک حل
تھا علیؑ کا نام ہی خیر العمل
جسم ہے اسلام اُس میں جاں علیؑ

تیغِ حیدرؑ مشرکوں کے واسطے
بند کر دے زندگی کے راستے
جب بھی چلتی تھی خدا کے نام سے
فتح پاتے تھے سر میداں علیؑ

کیا عبادت کیا سخاوت ہو رقم
ساری دنیا کے شجر بن کر قلم
یہ زمیں کاغذ بنے پھر بھی ہے کم
ہے تیری توصیف کب آساں علی

تیرا لہجہ لہجۂ پروردگار
تیرا چہرہ چہرۂ پروردگار
تیرا حملہ حملۂ پروردگار
کون ہے تو عقل ہے حیراں علی

ہو کرم ریحانؔ پر اے بوتراب
آپ کا باب الحوائج ہے خطاب
یہ سمجھ کر اب کرم کیجیے شتاب
آپ کے قنبر کا ہوں سلماں علی

فیصلہ اب یہ روشنی کا ہے

(در مدحِ مولا علیؑ)

فیصلہ اب یہ روشنی کا ہے — نور دنیا میں سب علیؑ کا ہے
جنگ کرنے چلا علیؑ سے کیوں — یہ ارادہ تو خود کشی کا ہے
قتلِ مرحب نہیں ہے یہ لوگو
صاف یہ قتل تیرگی کا ہے

علم کا شہر سیدہؑ کا پدر — علم کا در بتولؑ ہی کا ہے
جب مہکنا تو بُو علیؑ کی ہو — حکم ہر پھول کو کلی کا ہے
یوں نصیری کو پیار کرتا ہوں
کیوں کہ بندہ تو وہ علیؑ کا ہے

جو بھی چاہے پکار لے ان کو — میرا مولا علیؑ سبھی کا ہے
منکروں کے لیے ہے تیغ خدا — یہ جو نعرۂ علیؑ علی کا ہے
فوجِ اعدا کو یہ خبر نہ ہوئی
حُرؑ سپاہی حسینؑ ہی کا ہے

دے کے ریحانؔ خلد بولے علی
یہ صلہ تیری شاعری کا ہے

واقف نہیں جو خانۂ داور کے نور سے

(در مدحِ مولا علیؑ)

واقف نہیں جو خانۂ داور کے نور سے
وہ روشنی طلب کرے حیدرؑ کے نور سے
پہچان لیں گی فاطمہؑ میدانِ حشر میں
مجھ کو نشانِ ماتمِ سرورؑ کے نور سے

دو جسم ایک نور ہے ہجرت کی شب کھلا
ملتی ہے اک دلیل یہ بستر کے نور سے
مولا علیؑ تو نورِ خدا ہیں خدا گواہ
جل جائے طور حضرتِ قنبر کے نور سے

امن و اماں کا صلح و مروّت کا خُلق کا
روشن ہر اک چراغ ہے شبّرؑ کے نور سے
بخشی ہے دینِ حق کو خدیجہؑ نے روشنی
بارا دیئے جلائے ہیں دختر کے نور سے

ریحاؔن حرفِ مدح ستاروں میں ڈھلتے ہیں
لکھتا ہوں شعر سورۂ کوثر کے نور سے

مدحتِ نفسِ پیمبرؐ کے لیے

(در مدحِ مولا علیؑ)

مدحتِ نفسِ پیمبرؐ کے لیے   حرف کچھ اسمائے داور کے لیے
شق کیا دیوار کو در کے لیے   روشنی درکار تھی گھر کے لیے

وہ زچہ خانہ مرے مولاؑ کا ہے
تم نے بوسے جس کے پتھر کے لیے

خود کریں نانِ جویں پر انحصار   نعمتیں سلمان و قنبر کے لیے
زیب دیتا ہے لقب شیرِ خدا   فاطمہ زہراؑ کے شوہر کے لیے

مات کھائی تو خدا کے ہاتھ سے
فخر کی ہے بات عنتر کے لیے

یا علیؑ مولا علیؑ نادِ علیؑ   ہے وظیفہ خلد و کوثر کے لیے
کون کس قابل ہے رب کو تھا پتہ   چُن لیا حیدرؑ کو خیبر کے لیے

نام سے ریحاؔن ظاہر ہے مرے
میں تو اک خوشبو ہوں منبر کے لیے

ایمان مُشکلوں کا بھی مُشکل کشا پہ ہے

(در مدحِ مولیٰ علیؑ)

ایمان مشکلوں کا بھی مُشکل کُشا پہ ہے
مُشکل کُشا کو صرف بھرُوسہ خُدا پہ ہے

دستِ علیؑ پہ ہے درِ خیبر کچھ اس طرح
کاغذ کا ٹکڑا جسے معلق ہوا پہ ہے

ہجرت کی شب رسولؐ کے بستر پہ دیکھیے
حیدرؑ تو محوِ خواب ہیں تکیہ خدا پہ ہے

میں دیکھتا ہوں کیوں نہ دعا ہوگی مستجاب
نادِ علیؑ کا نقش جو دستِ دعا پہ ہے

اُن کو شعورِ علم کی دولت نہ مل سکی
ایمان جن کا دشمن آلِ عبا پہ ہے

اُس کو فشارِ قبر کا انعام چاہیے
دھبہ علیؑ کے بغض کا جس کی ردا پہ ہے

آغاز جس کا بدر کے میدان سے ہُوا
کرب و بلا میں بغض وہی انتہا پہ ہے

ریحانؔ جس کو خلدِ بریں کی تلاش ہے
اُس کی نظر مدینہ نجف کربلا پہ ہے

آپ ہیں وارثِ قلم آپ کی بات اور ہے

(در مدحِ مولا علیؑ)

آپ ہیں وارثِ قلم آپ کی بات اور ہے
آپ ہیں صاحبِ علم آپ کی بات اور ہے

آپ علی ولی وصی آپ محافظِ نبیؐ
آپ ہیں رونقِ حرم آپ کی بات اور ہے

دستِ خُدا بھی آپ ہیں آپ ابُو تُراب ہیں
اور میں کیا کروں رقم آپ کی بات اور ہے

شانِ نزولِ انما وجہ بنائے ہل اتیٰ
مالکِ کوثر و ارم آپ کی بات اور ہے

خیبر شکن شہِ عرب آپ کی تیغ، تیغِ رب
پروردگار کی قسم آپ کی بات اور ہے

کعبے میں آپ کا ظہور جس وقت ہوگیا حضور
قدموں میں گر پڑے صنم آپ کی بات اور ہے

خیبر و خندق و جمل آپ کی تیغ کا عمل
دینِ خُدا کا ہے بھرم آپ کی بات اور ہے

مُشکل کُشا کہے کوئی، کوئی سمجھتا ہے خُدا
آپ ہیں کتنے محترم آپ کی بات اور ہے

بسترِ مصطفیٰؐ پہ جب سوئے تھے آپ ایک شب
سمجھے سبھی شہِ اُمم آپ کی بات اور ہے

کوئی جری لڑا نہ جب کہنا پڑا نبیؐ کو تب
آیئے وارثِ علم آپ کی بات اور ہے

مشکل پڑی ہے جب کبھی دل نے کہا ہے بس یہی
آپ ہی کیجئے کرم آپ کی بات اور ہے

غیروں کے در پہ جاؤں کیوں دست طلب بڑھاؤں کیوں
آپ کے در پہ سر ہے خم آپ کی بات اور ہے

مجھ کو ریحانؔ اعظمی کرنا ہے بس علیؑ علیؑ
کہتا ہے دل بھی دم بدم آپ کی بات اور ہے

علیؑ کا مرتبہ کیا ہے نبیؐ جانے خدا جانے

(در مدحِ مولا علیؑ)

علیؑ کا مرتبہ کیا ہے نبیؐ جانے خدا جانے
ہماری عقل ہے محدود ہم جانے تو کیا جانے
نبیؐ کے حکم پہ ہم تو انہیں مولا سمجھتے ہیں
نصیری بڑھ گئے حد سے نجانے کیوں خدا جانے
لحد میں مجھ کو سونے دو فرشتو مجھ سے مت پوچھو
سرِ محشر مرا کیا ہو مرا مشکل کشا جانے
اگر سُننا ہے کچھ مجھ سے تو بس نادِ علیؑ سن لو
پھر اس کے بعد تم جانو مرا حاجت روا جانے
علی دستِ خدا عینِ خدا نفسِ پیمبرؐ ہے
علیؑ کو گر کوئی جانے خدا و مصطفیٰؐ جانے
لگا تُو شوق سے فتوے غمِ شبیرؑ پر واعظ
عدالت فاطمہ کی حشر میں دے کیا سزا جانے
غمِ شبیر میں رونا عبادت ہے عزادارو
کوئی اس کو سزا سمجھے کوئی اس کو جزا جانے
فلک پر کہکشاں کیا ہے یہ خاکِ پائے حیدرؑ ہے
جسے تم چاند سمجھے ہم علیؑ کا نقش پا جانے
ملے گا بیت کے بدلے میں ہم کو بیت جنت میں
تمہیں شک ہو تو ہو ہم تو مقدر کا لکھا جانے

لوگ اس بات پر سوچتے رہ گئے

(درمدحِ مولا علیؑ)

لوگ اس بات پر سوچتے رہ گئے
کعبہ کس کا ہے گھر سوچتے رہ گئے

ہے خدا لامکاں یہ ہے کس کا مکاں
سارے دیوار و در سوچتے رہ گئے

ہیں علیؑ یا نبیؐ فرشِ ہجرت پہ یہ
لوگ تابہ سحر سوچتے رہ گئے

پہنچے حیدرؑ اِدھر ٹوٹا خیبر کا در
سورما جوڑے سر سوچتے رہ گئے

لہجہ رب میں یہ کس نے کی گفتگو
خود بھی خیر البشر سوچتے رہ گئے

میری مشکل تو نادِ علیؑ سے ٹلی
تم دُعا اور اثر سوچتے رہ گئے

میں نے پہچانا حیدرؑ کو مرقد میں بھی
اُن کے منکر مگر سوچتے رہ گئے

ایک لمحے میں حرؑ سوئے جنت گیا
بد نسب رات بھر سوچتے رہ گئے۔

چند ساعت میں ریحان مدحت لکھی
کتنے اہلِ ہنر سوچتے رہ گئے

سایہ ہے میرے مولاؑ کا اشجار سے بہتر

(درمدحِ مولا علیؑ)

سایہ ہے میرے مولاؑ کا اشجار سے بہتر
نعلینِ علیؑ ہے مجھے دستار سے بہتر

اک مصرعے میں تاثیر ہے اشعار سے بہتر
مطلع ہے میرا مطلعِ انوار سے بہتر

بدلے میں تیری دید کے مرنے میں خوشی ہے
جینا نہیں مولا تیرے دیدار سے بہتر

غزوات میں کچھ ایسے مناظر بھی ہیں محفوظ
اصحاب کی رفتار تھی رہوار سے بہتر

ننھی سا علیؑ آئے جو میدانِ وغا میں
ہلکا سا تبسم بھی ہے ہتھیار سے بہتر

جاں دے کے یہ انصارِ حسینؑ نے بتایا
انسان ہوا کرتے ہیں کردار سے بہتر

چاہا تھا نصیری نے خدا آنکھوں سے دیکھے
کوئی نہ ملا حیدرِ کرارؑ سے بہتر

اصحابِ پیمبرؐ میں بھی کچھ لوگ ہیں اچھے
لیکن نہیں شبیرؑ کے انصار سے بہتر

رکھ دینا لحد میں مری خوشبو کے لیے تم
ہے خاکِ شفا عطر کی مہکار سے بہتر

ریحانؔ اگر منکرِ حیدرؑ ہو مقابل
چلتا ہے قلم اُس گھڑی تلوار سے بہتر

دوستی

دوستی کو دوام بخشا ہے
عشق کو اک نظام بخشا ہے
جان دے کر حبیبؑ نے شبہ پر
خود کو اعلیٰ مقام بخشا ہے

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے

(در مدح مولا علیؑ)

اس طرح قبر میں میرے لیے حیدرؑ بولے
جیسے قطرے کی حمایت میں سمندر بولے
آگیا جس کا ہے گھر بھاگ چلو کعبے سے
منہ کے بل گر کے صنم کعبے کے اندر بولے
کل علم اس کو ملے گا کہ ہے جو مردِ خدا
نامراد آنے پہ یاروں سے پیمبرؐ بولے
کل علم دوں گا اُسے تیغ ملی رب سے جسے
بزدلی دیکھ کے یاروں سے پیمبرؐ بولے
مار کے مرحبِ خودسر کو پکارے مولا
۱ "نام میرا ہے علیؑ ماں مجھے حیدر بولے"
لافتی الا علیؑ آج تو سب کہتے ہیں
جنگِ خیبر میں تو جبرئیلؑ کے شبہ پہ بولے
اُس کی توصیف میں کیا کوئی زباں کھولے گا
جس کی تعریف میں قرآن برابر بولے
یا علیؑ آپ کو کیا کہہ کے پکاریں ہم لوگ
کوئی رب بولے کوئی ساقیٔ کوثر بولے
کتنا خوش بخت ہے ریحانؔ کہ ساری دنیا
تیرے مولا کا تجھے خاص سخنور بولے

(۱) بچے بھائی کی منقبت کا مصرعہ

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا

(در مدحِ مولا علیؑ)

جز علیؑ کوئی بھی مولودِ حرم ہو نہ سکا
اتنا قدرت کا کسی پر بھی کرم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں جب آیا تو بڑی شان بڑھی
یہ علم غیر کے ہاتھوں سے علم ہو نہ سکا

یہ بھی کوشش تھی کہ بت خانہ بنا دیں کعبہ
خوابِ کفار حقیقت سے بہم ہو نہ سکا

مستقل چلتا رہا راہِ خیانت پہ قلم
مرتبہ حیدرؑ کرار کا کم ہو نہ سکا

دستِ حیدرؑ میں کہ وہ دستِ علمدار میں ہو
دور کوئی ہو عَلم دین کا خم ہو نہ سکا

جز علیؑ مُہرِ نبوت پہ قدم کس نے رکھا
ایسا پاکیزہ کوئی نقشِ قدم ہو نہ سکا

جتنے اوصافِ علیؑ ہیں وہ مکمل لکھتا
سرخرو آج تلک کوئی قلم ہو نہ سکا

کتنی صدیوں سے لکھے جاتے ہیں اوصافِ علیؑ
پھر بھی یوں لگتا ہے کچھ بھی تو رقم ہو نہ سکا

یہ شرف بھی ابوطالبؑ کے پسر ہی کو ملا
کوئی بھی مالکِ تسنیم و ارم ہو نہ سکا

جاؤں صدقے ترے مولودِ حرم تیرے سبب
کعبہ کعبہ ہی رہا بیتِ صنم ہو نہ سکا

شکر معبود کہ ریحانؔ کسی دور میں بھی
غیر کی مدح سے آلودہ قلم ہو نہ سکا

—※—

قلم اور تلوار

اس کو کہتے ہیں اختیارِ امامؑ
جائے مدفن کو بھی ارم سے لیا
باپ کی تیغ کو نہ دی زحمت
کام تلوار کا قلم سے لیا

—※—

تو کیا ہے

جز علی اپنی گفتگو کیا ہے
سجدہ کیا چیز ہے وضو کیا ہے
ہے مقدر سے شاعرِ شبیرؑ
ورنہ ریحان سوچ تو کیا ہے

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

رشکِ قمر یہ آج جو حسنؑ تراب ہے
وقتِ نزولِ عکسِ رسالتؐ مآب ہے

پہرہ نمائی کے لیے در پر نجوم ہیں
گودی میں فاطمہؑ کی گلِ بوتراب ہے

آئے حسنؑ تو صُلح کو معنیٰ عطا ہوئے
اک حرف میں چھُپی ہوئی پوری کتاب ہے

کوثر پہ منکرانِ علیؑ کیسے جائیں گے
حبِ علیؑ نہ ہو تو یہ رستہ خراب ہے

تحریرِ مجتبیٰؑ کی ہے انکار ظلم سے
یہ کربلا کی جنگ کا پہلا جواب ہے

زنجیر ہے قلم کی تو قرطاس کا ہے طوق
گردن میں میرِشام کی رب کا عذاب ہے

وہ رند لڑکھڑانے کی تہمت سے ہے پرے
ساغر میں جس کے حبِّ علیؑ کی شراب ہے

اللہ رے بتولؑ کی فضہؑ کا مرتبہ
اِن کا وسیلہ ہو تو دعا مستجاب ہے

یہ مجلسِ حسینؑ یہ نوحوں کی گھن گرج
ہر قاتلِ حسینؑ کا یہ احتساب ہے

دستِ حسنؑ میں دیکھا قلم تو امیرِ شام
بولا کہ میرا آج ہی یومِ حساب ہے

ریحانؔ اعظمی در علم رسولؐ سے
مجھ جیسے بے ہنر پہ ہنر کا شباب ہے

نفسِ نبیؐ

علیؑ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں
نبیؐ کو نبیؐ بس وہی مانتے ہیں
نصیُری نے یہ کہہ کے رب اِن کو مانا
علیؑ کو ولی تو سبھی مانتے ہیں

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

آغوشِ بابِ علم میں یہ جو کتاب ہے
دیکھو بغور صُلحِ پیمبرؐ کا باب ہے

ماخوذ از حدیثِ رسالتؐ مآب ہے
بغضِ علیؑ کی "ب" میں خدا کا عذاب ہے

سجدہ گہہِ ملائکہ جب سے ترابؑ ہے
تب سے نصیریوں کا خدا بوتراب ہے

کیجے طوافِ کعبہ مگر اس یقین سے
لبیک اللھم علیؑ کی جناب ہے

باغِ فدک کو حق جو نہ مانے بتولؑ کا
دوزخ میں اس کے جلنے کا ساماں شتاب ہے

مانگا قلم رسولؐ نے اصحاب سے مگر
شرمندگی سے حرفِ طلب آب آب ہے

صُلحِ حسنؑ کو اور نہ مانیں یہ کلمہ گو
یہ انتشارِ وقت اُسی کا جواب ہے

ہے ماسوائے خلد و نجف اس کی کیا سزا؟
میری رگوں میں حبِ علیؑ کی شراب ہے

ریحانؔ بابِ علم سے تو ربطِ خاص رکھ
تو کامیاب تیرا قلم کامیاب ہے

ہیں ایک عکسِ رخِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ

(در مدحِ امام حسنؑ)

ہیں ایک عکس رخِ مصطفیٰؐ امام حسنؑ
علیؑ کی تیغ کا رُخ دوسرا امام حسنؑ

جو زخم دین کے سینے کا بن گیا ناسور
تمہاری صُلح تھی اُس کی دوا امامِ حسنؑ

وہ جامِ سَم ہو کہ ہو ذائقہ شہادت کا
چکھا ہے زیست کا ہر ذائقہ امامِ حسنؑ

امیرِ شام کو مفلوج کر دیا تم نے
بشکلِ تیغ قلم یوں چلا امامِ حسنؑ

بغیر تیغ کے ہر معرکہ کیا ہے سر
خدا کو کہنا پڑا مرحبا امام حسنؑ

نبیؐ نے تیغ کسی جنگ میں اٹھائی نہیں
کمالِ تربیتِ مصطفیٰؐ امامِ حسنؑ

تمہاری بات اگر مان لیتی یہ دنیا
نہ بنتی دہر میں پھر کربلا امامِ حسنؑ

تمام صورت و سیرت میں ہیں علی اکبرؑ
نبیؐ کا عکس تمہارے سوا امامِ حسنؑ

مجھے بتاتا ہے مسلک مرا یہی ریحانؔ
تمہارے در پہ ہے سجدہ روا امامِ حسنؑ

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

ثنا شبرؑ کی اور میری زباں ہے — یہ محرابِ عقیدت میں اذاں ہے
کروں میں ذکر اُن کے منکروں کا — عقیدے میں یہ گنجائش کہاں ہے
میری آنکھوں کے دروازے سے آئیں
میرا دل آپ کا مولاؑ مکاں ہے

حسنؑ کی منزلت پوچھو نبیؐ سے — حسنؑ فکرِ نبیؐ کا آسماں ہے
میرے مولاؑ کے ہاتھوں میں قلم ہے — امیرِ شام کیوں لرزا بجاں ہے
علیؑ کا بغض چہروں پر لکھا ہے
علیؑ کا عشق آنکھوں سے عیاں ہے

پہنچتے ہیں علیؑ اس کی مدد کو — علیؑ کا ماننے والا جہاں ہے
خوشی ہے فاطمہؑ زہراؑ کے گھر میں — امیر شام کے گھر میں فغاں ہے
فرشتوں نے دیا پیغامِ قدرت
حسنؑ کا ذکر ہی حسنِ بیاں ہے

سعادت مل گئی ریحانؔ مجھ کو
قلم ذکرِ حسنؑ میں گل فشاں ہے

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے

(در مدحِ امام حسنؑ)

یہ اوج پایا کہاں سے مرے مقدر نے
قبول کرلیا مجھ کو ثنائے شبرؑ نے
ہے میری لاج ترے ہاتھ فاطمہ زہراؑ
میں آگیا ترے فرزند کی ثنا کرنے

نبیؐ کی شکل و شباہت کا آئینہ ہے حسنؑ
بنایا جس کو نئے رُخ سے آئینہ گر نے
نبیؐ کی زندگی پیاری ہے کس قدر کس کو
یہ فیصلہ کیا اک شب نبیؐ کے بستر نے

حسنؑ نے تخت و حکومت کو مار دی ٹھوکر
فدک سے ہاتھ اٹھایا حسنؑ کی مادر نے
کسی کو زہر سے مارا کسی کو خنجر سے
بٹھایا پشت پہ اپنی جنہیں پیمبرؐ نے

قلم حسنؑ کا منافق پہ تیغ بن کے چلا
قلم تراشا تھا یہ ذوالفقارِ حیدرؑ نے
میں بابِ علم سے ریحانؔ حرف مانگتا تھا
تو بھر دیا میرا کشکول آکے قنبر نے

لب پر خوشا نصیب مرے ذکرِ نور ہے

(در مدحِ امام حسنؑ)

لب پر خوشا نصیب مرے ذکرِ نور ہے
یہ منقبت کے رنگ میں نعتِ حضورؐ ہے

کیسے نہ ہوگی نعت کے لہجے میں منقبت
ہمشکل مصطفیؐ کا جہاں میں ظہور ہے

آمد ہے ابن فاتحِ بدر و حنین کی
شہرت اسی خبر کی بہت دور دور ہے

عنوان صُلح کا ہے پہ انجامِ میر شام
تحریر صُلح نامہ میں بین السطور ہے

کافی ہے بس کتابِ خدا پنجتنؑ ہیں کیا
اذہانِ کم نسب میں یہی تو فتور ہے

جس دل میں حبِ آلِ محمدؐ نہ مل سکے
پہچان لو نسب میں خرابی ضرور ہے

جو کچھ ملا ہے وہ درِ آلِ رسولؐ سے
یہ شاعری دیا ہوا کس کا شعور ہے

ریحان مدح خوان علیؑ و بتولؑ ہوں
قلب و نظر کو اس لئے حاصل سرور ہے

جو تم سے جنگ کا اسرار کر رہے ہیں حسنؑ

(در مدحِ امام حسنؑ)

جو تم سے جنگ کا اسرار کر رہے ہیں حسنؑ
خود اپنی قبر وہ تیار کر رہے ہیں حسنؑ

کمالِ عشق محمدؐ تمہارا ذکرِ جمیل
تو ہم بھی عشق کا اظہار کر رہے ہیں حسنؑ

علیؑ کے بعد جو سوئی تو کربلا کے لیے
علیؑ کی تیغ کو بیدار کر رہے ہیں حسنؑ

جکڑ کے صُلح کے بندھن میں دست و پا دیکھو
معاویہ کو گرفتار کر رہے ہیں حسنؑ

کہاں قلم کہاں تلوار کی ضرورت ہے
رقم یہ جنگ کا معیار کر رہے ہیں حسنؑ

حسنؑ سے پہلے جو راہِ فرار آساں تھی
منافقوں پہ وہ دشوار کر رہے ہیں حسنؑ

بغیر تیغ بزورِ قلم بہ فکرِ رسولؐ
تباہ ظلم کا بازار کر رہے ہیں حسنؑ

جُھکا کے قدموں میں اپنے امیرِ شام کا سر
بلند دین کا مینار کر رہے ہیں حسنؑ

تمہاری فکر کا آئینہ دیکھ دیکھ کے ہم
قلم سے کربلا تیار کر رہے ہیں حسنؑ

قلم کو بخش کے ریحانؔ مدح کی توفیق
قلم کو صاحبِ گفتار کر رہے ہیں حسنؑ

دستورِ کائنات

دستورِ کائنات تھا کیا، کیا بنادیا
مرنے کو بھی حسینؑ نے جینا بنا دیا
سانسیں مری لہو مرا محوِ طواف ہیں
دل کو غمِ حسینؑ نے کعبہ بنا دیا

یہ دل ذکرِ حسینؑ سے مرا معمور کتنا ہے

(در مدحِ امامِ حسینؑ)

یہ دل ذکرِ حسینؑ سے مرا معمور کتنا ہے
کروں اُن کی ثنا دیکھوں مرا مقدور کتنا ہے
تمہارا جشنِ پیدائش منانے کی گھڑی آئی
جو عاشق ہے تمہارا آج وہ مسرور کتنا ہے
تمہارا ایک چہرا لاکھ رُخ سے دیکھنا چاہوں
کیا اس دل کے آئینے کو میں نے چُور کتنا ہے
میں جب سے اُن کا روضہ دیکھ آیا کربلا جاکر
کوئی دیکھو تو اب آنکھوں میں میری نُور کتنا ہے

تمہارے غم میں غم کرنا خوشی میں خنداں لب ہونا
عزاداروں کا مستحکم یہ اک دستور کتنا ہے
کلیم اللہ چراغِ کربلا کو بھی ذرا دیکھو
کہ اس کے نور میں نورِ چراغِ طور کتنا ہے
سرِ نوکِ سناں شبیرؑ کا سر دیکھنے والے
یہ آئینِ شہادت کا نیا منشور کتنا ہے
تو شاعر ہے تری نسبت ثنائے آلِ پیغمبرؐ
اس اک نسبت سے اے ریحانؔ تو مشہور کتنا ہے

مجھے نصیب سرِ بزم یہ سعادت ہے

(در مدحِ امام حسینؑ)

مجھے نصیب سرِ بزم یہ سعادت ہے
زباں ہے مدحتِ شبیرؑ ہے ساعت ہے
علیؑ کا عزم حسنؑ کا عمل حسینؑ کا صبر
انہی ستونوں پہ اسلام کی عمارت ہے

سند ہے آج بھی یہ قولِ حضرتِ فاروقؓ
غلامیِ شہِ والا کلیدِ جنت ہے
جلائے رکھنا دلوں میں چراغِ عشقِ حسینؑ
قدم قدم پہ یہاں شام کی حکومت ہے

یزید و کرب و بلا پھر نئے لباس میں ہیں
حسینیتؑ کی زمانے کو پھر ضرورت ہے
احد ہو بدر ہو خیبر ہو یا شبِ ہجرت
نبیؐ کی ڈھال ہر اک گام پہ امامتؑ ہے

جو عیب تھا وہ ہنر بن گیا ہے اے ریحانؔ
چراغِ مدح لیے جب سے میری لکنت ہے

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے

(در مدحِ امام حسینؑ)

جس کو رسولؐ کہہ دیں ہمارا حسینؑ ہے
دنیا و دیں میں سب کا سہارا حسینؑ ہے
دیکھو تو آسمانِ نبوتؐ پہ غور سے
زہراؑ ہیں چاند اور ستارا حسینؑ ہے
جس میں یزیدیت کے فنا کی خبر چھپی
دینِ خدا کا ایسا شمارا حسینؑ ہے
اے جوشؔ خوش ہو تیرا کہا ہوگیا امر
ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حسینؑ ہے
راہب سے پوچھیے کبھی فطرس سے پوچھیے
کشتی بھنور میں ہو تو کنارا حسینؑ ہے
حیدرؑ کا آفتاب ہے زہراؑ کا ماہتاب
حُرؑ کے نصیب کا تو ستارا حسینؑ ہے
یہ پھول تیسرا ہے امامت کی شاخ پر
جس کو نبیؐ پڑھیں وہ سپارا حسینؑ ہے
پھر کربلائے وقت نے آواز دی تجھے
تیری طلب جہاں کو دوبارا حسینؑ ہے
ریحانؔ میں تو کیا مری نسلیں گواہ ہیں
ٹکڑوں پہ تیرے سب کا گزارا حسینؑ ہے

سجدۂ معبود میں یوں سر دیا شبیرؑ نے

(در مدحِ امام حسینؑ)

سجدۂ معبود میں یوں سر دیا شبیرؑ نے
رشکِ جنت کربلا کو کر دیا شبیرؑ نے
خاک اب وہ خاک کب ہے اب ہے وہ خاکِ شفا
خلق کو دارالشفا بہتر دیا شبیر نے

گھر دیا اللہ نے اپنا جو ان کے باپ کو
رب کو اپنا کربلا میں گھر دیا شبیرؑ نے
نعرۂ اللہ اکبر کو بچانے کے لیے
خود اجل کی گود میں اکبرؑ دیا شبیرؑ نے

جس میں جنت کے سوا روشن کوئی منظر نہ تھا
حرؑ کو اک لمحے میں وہ منظر دیا شبیرؑ نے
بھائی بیٹے بھانجے احباب مال و زر دیا
دامن اسلام کتنا بھر دیا شبیر نے

میں نے تو ریحانؔ اُن کے نام پر قطرہ دیا
اُس کے بدلے میں مجھے کوثر دیا شبیرؑ نے

محبت سرورؑ دیں کی اگر ایمان ہو جائے

(در مدح امام حسینؑ)

محبت سرورؑ دیں کی اگر ایمان ہو جائے
فرشتوں کو صحیح انسان کی پہچان ہو جائے
حسینؑ ابن علیؑ کی معرفت آساں نہیں لیکن
سمجھ میں حرؑ اگر آ جائے تو آسان ہو جائے

سلام آغوشِ زہراؑ کی طہارت پر فرشتوں کا
جو بچہ گود میں ہو بولتا قرآن ہو جائے
جو آئے آپ کے در پر سلام اللہ کہلائے
بنے جو آپ کا خیاط وہ رضوان ہو جائے

محبت اور عداوت میں نبیؐ و آلِ اطہر کی
کوئی سلمان ہو جائے کوئی شیطان ہو جائے
کہاں کا کلمہ گو کیسا مسلماں اُمتی کیسا
جسے شک آپ کے ایمان پہ عمران ہو جائے

زرِ مدحت جسے ملتا ہو بابِ علم و حکمت سے
ابوذر گر نہ بن پائے تو وہ ریحانؔ ہو جائے

یہ شرف بخشا ہے مجھ کو مدحتِ شبیرؑ نے

(در مدحِ امام حسینؑ)

یہ شرف بخشا ہے مجھ کو مدحتِ شبیرؑ نے
میں نے جو چاہا وہ لکھا کاتبِ تقدیر نے
آئے جب شبیرؑ دنیا میں تو اے اہلِ عزا
چومے لب قرآن نے بوسے لیے تفسیر نے

یوں علی اصغرؑ کی خاموشی ہوئی محوِ کلام
بولنا سیکھا ہو جیسے حیدریؑ شمشیر نے
داد بڑھ کر دی نجف سے حیدرؑ کرار نے
معرکہ جیتا ہے ایسا حرؑ تری تقدیر نے

خلد سے کپڑے ملے ناقہ بنے خیر البشر
عید ایسی بھی منائی شبرؑ و شبیرؑ نے
مٹ گیا نام یزیدی رہ گیا نامِ حسینؑ
کام ہی ایسا کیا شبیرؑ کی ہمشیر نے

بڑھ گئی ریحان خوشبو اور بھی اشعار کی
ڈھلنا سیکھا منقبت میں جب میری تحریر نے

لے کے دستورِ عمل ایمان کا

(در مدحِ امام حسینؑ)

لے کے دستورِ عمل ایمان کا چاند نکلا تیسری شعبان کا
فاطمہ زہراؑ تمہاری گود میں تیسرا پارہ ہے یہ قرآن کا
پاسبانِ حریت پیدا ہوا
سانس لے گا حرؑ بھی اطمینان کا

آگیا سردارِ جنت آگیا عہدہ مستحکم ہوا رضوان کا
پیکرِ شبیرؑ دیکھو غور سے ہے بدل یہ سورۂ رحمان کا
نام لے کر حضرت شبیرؑ کا
رخ بدل دو مومنو طوفان کا

بھیج کر شبیرؑ کو بولا خدا روپ ایسا چاہیے انساں کا
اک طرف پوتا ابو طالبؑ کا تھا اک طرف پوتا ابوسفیان کا
کب مقابل شہ کے ہے فوجِ یزید
معرکہ ہے کفر اور ایمان کا

جو نہیں روتا تیرے غم میں حسینؑ   اس کو اندازہ نہیں نقصان کا
لاد لو پڑھ کر حسینی منقبت   بوجھ خود پہ خلد کے سامان کا
"منا اهل البیت" کی پائی سند
بخت بھی کیا بخت تھا سلمانؑ کا

بغض مت رکھو علیؑ کے لال سے   ہے بھلا اس میں ہی پاکستان کا
میری شہرت ہے عطائے کبریا   دخل اس میں کیا کسی انسان کا
سورۂ رحمان پڑھ کر دیکھ لو
ذکر اس میں بھی تو ہے ریحان کا

باعث اعزاز

زندگی باعث اعزاز بنادے مولاؑ
روضہ حضرتِ عباسؑ دکھادے مولاؑ
میں یہ سمجھوں گا ملا مجھ کو نشانِ حیدرؑ
داغِ ماتم میرے سینے پہ سجادے مولاؑ

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند

(در مدحِ امام حسینؑ)

ماہِ شعباں اے نبیؐ کے مطلعِ انوار چاند
آمدِ شبیرؑ سے تجھ میں لگے ہیں چار چاند

زینبؑ و عباسؑ و سرورؑ اتنے جلوے اک جگہ
یہ زمیں کی منزلت اور عرش پہ بیکار چاند

تیسری شعبان کو لایا ہے اک تازہ خبر
بن گیا ہے آمدِ شبیرؑ پہ اخبار چاند

روشنی اسلام کے دیوار و در میں ہوگئی
ہو مبارک آپ کو اے حیدرِؑ کرار چاند

فاطمہؑ کے چاند کو دیکھا تو بہرِ تہنیت
لے کے آیا ہے ستاروں کا بنا کے ہار چاند

آئے ہیں جبرئیل تو جھولا جھلانے کے لیے
کر رہا ہے عرش سے شبیرؑ کا دیدار چاند

بچپنے ہی میں نمایاں ہیں شجاعت کے نشاں
کھیلنے کو مانگتا ہے حیدریؔ تلوار چاند

اس کے تیور دیکھ کر جھولے میں ماں کہنے لگی
فضلِ خالق سے بنے گا جعفرِ طیار چاند

میں سواری خود بنوں گا غم نہ کر پیارے حسینؑ
خلد کے کپڑے پہن کر آؤ تو اک بار، چاند

بیعتِ فاسق نہ کی شبیرؑ نے سر دے دیا
تیرگی کی بات تھی کرتا رہا انکار چاند

مجلسِ شبیرؑ کی تابندگی اوڑھے ہوئے
ہے اندھیروں سے ابھی تک برسرِ پیکار چاند

قبر میں ریحاںؔ لے جاؤں گا نوحے کی بیاض
خود بخود بن جائیں گے تم دیکھنا اشعار چاند

چاند شعبان کا جب عیاں ہو گیا

(در مدحِ امامِ حسینؑ)

چاند شعبان کا جب عیاں ہو گیا
بے زباں تھا قلم مدح خواں ہو گیا

معنیِ صبر دنیا میں پیدا ہوا
عزم کا اک سفینہ رواں ہو گیا

ذہن نے میرے سوچا ہے جب بھی اُنہیں
کعبۂ جاں میں وقتِ اذاں ہو گیا

اِن کے مدِ مقابل جو آیا یزید
یہ یقیں ہی رہے وہ گماں ہو گیا

ان کا پرچم ہوا ایسے سایہ فگن
جیسے سایہ فگن آسماں ہو گیا

معنیِ صبر جب مجھ سے پوچھے گئے
نامِ شبیرؑ وردِ زباں ہو گیا

حرؑ کی قسمت بدل دی گئی اس طرح
ایک لمحے میں فردِ جناں ہو گیا

ایسا لگتا ہے کعبہ مرے دل میں ہے
میرا دل جب سے اُن کا مکاں ہو گیا

جس نے ریحاںؔ ان سے عداوت رکھی
اس کا نام و نسبت بے نشاں ہو گیا

بن کے قلبِ نبی کی مکمل دعا

(در مدح امام حسینؑ)

بن کے قلبِ نبی کی مکمل دعا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے
خوش ہوئیں سیدہ خوش ہوئے مرتضیٰ
لوحسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

انبیاء کی قطاریں سلامی کو ہیں
اور جبریل در پہ غلامی کو ہیں
ہے حسنؑ کے لبوں پر بھی شکر خدا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

آج اسلام کو اُس کا وارث ملا
ہے مدینے میں گُل کربلا کا کھلا
آج کوثر کی موجوں نے ہنس کر کہا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

رحل آغوشِ زہراؑ پہ قرآن ہیں
خوش بہت آج تو کُل ایمان ہیں
بولے جن و ملک پڑھ کے صلِ علیٰ
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

ہے مدینے کی گلیوں میں دن عید کا
اپنی اپنی سواری پہ ہر طفل تھا
ان کا ناقہ بنے خود نبیؐ اور کہا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

فاطمہؑ اور علیؑ و حسنؑ کے سوا
خود نبیؐ ساتھ تھے ان کے تحت کساء
پھر اچانک محمدؐ کی آئی صدا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

آج کے دن تو عیدوں کی بھی عید ہے
آج کی تو خوشی قابلِ دید ہے
آج نغمہ یہی گا رہی ہے ہوا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

آج سردار جنت کو بھی مل گیا
آج پوری ہوئی عاصیوں کی دعا
دے کے فطرُس کو پر خود خدا نے کہا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

صحرا صحرا بھٹکتا تھا حُرِ جری
کہتا تھا دوزخی کو بچا لے کوئی
شب تھی عاشور کی بول اٹھی کربلا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

قبر میں مجھ سے کیا کیا سوالات تھے
کیا کہوں کیا برے میرے حالات تھے
میں تو ریحان یہ کہہ کے چپ ہوگیا
لو حسینؑ آگئے لو حسینؑ آگئے

کہانی

خدا کا شکر محمدؐ کی مہربانی ہے
میرے قلم میں سمندر کی جو روانی ہے
قسم خدا کی حقیقت ہیں صرف آلِ نبیؐ
جو ان کے بعد ہے سب جھوٹ ہے کہانی ہے

کتابِ عزم و شجاعت ہیں سیدِ سجادؑ

(در مدحِ امام زین العابدینؑ)

کتابِ عزم و شجاعت ہیں سیدِ سجادؑ
خدائے صبر کی آیت ہیں سید سجادؑ

وہ جس کے سجدوں کو سجدہ نماز کرتی ہے
وقارِ شانِ عبادت ہیں سیّد سجادؑ

نحیف کاندھوں پہ کرب و بلا سے شام تلک
اٹھائے بارِ امامت ہیں سیّد سجادؑ

بہار یہ ابوطالبؑ کے گھر میں چوتھی ہے
نبیؐ کے دیں کی علامت ہیں سیّد سجادؑ

پس حسینؑ جو اسلام کا محافظ تھا
حسینؑ کی وہ ریاضت ہیں سیّد سجادؑ

بچیں گے حشر میں کس طرح قاتلانِ حسینؑ
گواہ روزِ قیامت ہیں سیّد سجادؑ

جو اپنے بھائی کے قاتل کی میزبانی کرے
وہ منتہائے شرافت ہیں سیدِ سجادؑ

یہ طوق و بیڑی پہننا تو مرضیٔ رب ہے
علیؑ کی ورنہ جلالت ہیں سیدِ سجادؑ

حسنؑ حسینؑ کی جس ماں نے تربیت کی تھی
اُسی کے علم کی محنت ہیں سیدِ سجادؑ

ریحانؔ اعظمی جو کام حشر میں دے گی
ہمارے پاس وہ دولت ہیں سیدِ سجادؑ

فدک

نمک حلالی کا دعویٰ انہیں نہیں زیبا
جو فکر آلِ محمدؐ میں شک کی بات کریں
وہ ہم سے بابری مسجد کی بات کرتے ہیں
ہم اُن سے آیئے باغ فدک کی بات کریں

بیٹے ابو طالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے

(در مدحِ سیّد سجادؑ)

بیٹے ابوُ طالبؑ کو دیئے ایسے خدا نے
جو دین کا سر بن گئے اسلام کے شانے
تخلیق کیا جب ہمیں زہراؑ کی دعا نے
قدرت نے کہا فرشِ عزا جاؤ بچھانے

پیدا ہوئے سجادؑ تو سجدوں نے صدا دی
اک اور علیؑ آگیا قرآن بچانے
سجادؑ سے سیکھے کوئی آدابِ عبادت
صف بستہ نمازیں ہوں کھڑی جس کے سرہانے

جب چاہیں گے جنت میں چلے جائیں گے ہم لوگ
مجلس کے بہانے کبھی ماتم کے بہانے
آنسو کی طرح رکھ دیئے آنکھوں میں یہ کس نے
اے فاطمہ زہراؑ تری تسبیح کے دانے

سجادؑ نے یوں بارِ امامت کو اٹھایا
نیزے سے کہا صلِّ علیٰ سب شہُدا نے
سجادؑ نے بخشا ہے صحیفہ وہ دعا کا
رخ بدلا جسے دیکھ کے منڈلاتی قضا نے

سجاد کے صدقے مجھے مشہور کیا ہے
ریحانؔ زمانے میں شہہ کرب و بلا نے

جو سب کو دے شفا اُسے بیمار کیوں لکھوں

(در مدحِ جناب سید سجادؑ)

جو سب کو دے شفا اُسے بیمار کیوں لکھوں
زنداں شکن جری کو گرفتار کیوں لکھوں

جس کی جبیں سے پائی ہے سجدوں نے آبرو
اس کو حریصِ منصب و دستار کیوں لکھوں

نسخے شفا کے جس سے مسیحا طلب کریں
اس کو بھلا میں صاحبِ آزار کیوں لکھوں

وہ حسن تھا کہ جس کا خریدار تھا خدا
پھر قصۂ زلیخا و بازار کیوں لکھوں

یہ قید و بند تو ہے وراثت امامؑ کی
وہ کس لیے گئے پسِ دیوار کیوں لکھوں

وہ جس سے زخم ہوتے ہوں تازہ امامؑ کے
میں ذکرِ شام قصۂ دربار کیوں لکھوں

میرے قلم پہ قرض ہے مدحتِ امامؑ کی
ہے ذکرِ نور تذکرۂ نار کیوں لکھوں

جب اِن کے جد کو کہتی ہے دنیا ابوترابؑ
منکر کو اِن کے ریت کی دیوار کیوں لکھوں

جن کے لیے کمائی کا ذریعہ ہوں مجلسیں
مولاؑ کا اپنے اُن کو عزادار کیوں لکھوں

ہم نامِ مرتضیٰؑ ہیں لقب ساجدین ہے
ان کو نحیف و بیکس و لاچار کیوں لکھوں

ریحان ان کی شان میں لکھوں تمام عمر
اشعار ان کی شان میں دو چار کیوں لکھوں

—۞—

معراج

صبا سناتی ہوئی نعت مصطفیٰؐ آئی
سماعتوں کے دریچے کھلے ہوا آئی
بلند ہوگیا معراج میں وقارِ بشر
جبیں فلک کی محمدؐ کے زیرِ پا آئی

مطلع

مطلعِ امامت پر چاند پانچواں چمکا

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

مطلعِ امامت پہ چاند پانچواں چمکا
ہو گئی زمیں روشن اور آسماں چمکا

باپ عابدؑ و ساجد روحِ بندگی دادا
ماں کی تربیت کا بھی نقشِ ضوفشاں چمکا

کنیت ابوجعفرؑ اور لقب ملا باقرؑ
علم ان کا دنیا میں بن کے کہکشاں چمکا

علم کی فراوانی فکر کی جہاں بانی
علم ان کی حکمت سے ہو کے بے خزاں چمکا

کمسنی کے عالم میں کربلا میں کوفہ میں
قلب ان کا ہر لمحے ہو کے خونچکاں چمکا

باقرِ علوم ان کو اس لیے بھی کہتے ہیں
ان کے بعد دنیا میں جہل پھر کہاں چمکا

صورتِ علیؑ یہ بھی مشکلوں میں کام آئے
سائلوں کی قسمت کا دورِ رائیگاں چمکا

صدقے ان کے وعدے پر اور وفائے وعدہ پر
منقبت یہاں لکھی خلد میں مکاں چمکا

فیضِ پنجتنؑ کا ہے اے ریحانؔ یہ تجھ پر
شاعری نے دی عزت بن کے مدح خواں چمکا

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ

(در مدحِ امام محمد باقر علیہ السلام)

علیؑ کے بیٹے علیؑ کے پوتے علیؑ کے مدحت گزار باقرؑ
دعائے زہراؑ سے کھلنے والے چمن کی شانِ بہار باقرؑ

علومِ حیدرؑ علومِ سرورؐ علومِ سجادؑ کا خزانہ
پیامِ شبیرؑ کے مبلغ عطائے پروردگار باقرؑ

پدر کے سجدوں کا تم ثمر ہو ہرا بھرا دین کا شجر ہو
تمہی نے بخشا ہے بے کلی میں سکونِ صبر و قرار باقرؑ

وہ فہم و ادراک اور فراست تمام خلقِ خدا کی خدمت
علیؑ کی صورت نبیؐ کی صورت رہا تمہارا شعار باقرؑ

علومِ مخفی و ظاہری سے کمال درجہ جو آگہی تھی
بہائے تشنہ لبوں کی خاطر علوم کے آبشار باقرؑ

وہ کمسنی اور وہ اذیت وہ پا پیادہ سفر کے لمحے
نہ آئی لرزش قدم میں پھر بھی ستم سہے صد ہزار باقرؑ

محبتوں کے سفیر بن کر رہے زمینِ خدا پہ ایسے
کہ دشمنوں کو بھی بانٹتے تھے زرِ خلوص اور پیار باقرؑ

وہی طریقہ تھا بندگی کا وہی سلیقہ تھا زندگی کا
خدا کی مرضی ہو جس میں شامل علیؑ کا جس میں وقار باقرؑ

پدر کی صورت کلام میں تھی وہی فصاحت وہی بلاغت
چلائی خطبوں سے آپ نے بھی جگہ جگہ ذوالفقار باقرؑ

تمہاری مدحت سرائی کرنا تمہارے در کی گدائی کرنا
اسی میں ریحاںؔ کی بقا کا لکھا ہے دار و مدار باقرؑ

لے جائیں گے

قبر میں ہم ساتھ اپنے اور کیا لے جائیں گے
نسخۂ نادِ علیؑ خاکِ شفا لے جائیں گے
دفن کر دیں گے مجھے جب لوگ پاکستان میں
دو فرشتے آئیں گے کرب و بلا لے جائیں گے

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی

(در مدح امام جعفر صادق علیہ السلام)

خوشبو تلاش کرتی تھی چاہت جو پھول کی
دو صادقوں کی ایک ہے ساعت نزول کی
اترا ہے آفتاب صداقت زمین پر
ہمراہ روشنی ہے خدا کے رسولؐ کی

علم و کمال و تقویٰ صداقت کے ورثہ دار
نظریں جمی ہیں ان پہ ہر اک دل ملول کی
وہ شخص بادشاہوں کی توقیر رکھتا ہے
جس نے بھی ان کے در کی غلامی قبول کی

معصوم آٹھویں ہیں امامؑ ششم ہیں یہ
تاریخ لکھ گئے ہیں فروع و اصول کی

ان کی صداقتوں پہ صداقت کو ناز ہے
یہ بھی ہیں اک نشانی جہاں میں رسولؐ کی
ریحاںؔ "حق کلامی" قلم کو عطا ہوئی
دادِ سخنوری بھی انہی سے وصول کی

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے

(در مدح امام جعفر صادق علیہ السلام)

صداقت ناز کرتی ہے امامت ایسی ہوتی ہے
خدا خود ناز فرمائے شریعت ایسی ہوتی ہے

امامِ جعفرِ صادقؑ صداقت کا فلک ٹھہرے
لقب ہی پڑگیا صادق صداقت ایسی ہوتی ہے

خزانہ علم کا وہ دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے
سخی کہتے ہیں ہم اس کو سخاوت ایسی ہوتی ہے

اگر مہمان بن کر کوئی دشمن ان کے گھر آئے
مدارت خود کریں اُس کی شرافت ایسی ہوتی ہے

ہے تاریخِ ولادت ایک ان کی اور محمدؐ کی
نبوت اور امامت میں محبت ایسی ہوتی ہے

بنا ہتھیار دشمن سامنے ان کے جو آجائے
اُسے ایذا نہیں دیتے شجاعت ایسی ہوتی ہے

ضروری ہے ہوا جیسے بقائے زِندگانی کو
ہمیں اپنے اماموں کی ضرورت ایسی ہوتی ہے

شرف ہے جعفری ہونا تری نسبت سے اے آقا
ہمارا رہنما تو ہے قیادت ایسی ہوتی ہے

یہاں آؤں کہ یہ بے زر کو بھی بوذرؓ بناتے ہیں
سمجھ میں پھر کہیں آئے گا دولت ایسی ہوتی ہے

درِ علمِ نبیؐ سے حرف وہ ریحانؔ مل جائیں
ثنا جس کی ہے وہ کہہ دیں کہ مِدحت ایسی ہوتی ہے

صداقت کا سمندر

قلم صادق زباں صادق ہے صادق گھر کا گھر سارا
صداقت سے میرے مولاؑ نے ہر کاذب کو ہے مارا
امام جعفر صادقؑ صداقت کا سمندر ہیں
صداقت کے فلک کا آپ کو کہتے ہیں سب تارا

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے

(در مدحِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

امام موسیٰ کاظم کی مدحت مدحِ حیدرؑ ہے
جو سچ پوچھو تو یہ مدحت بھی توصیفِ پیمبرؐ ہے

لقب بابُ الحوائج عبدِ صالح کاظم و صابر
میرا مولا عطا کے باب میں مثلِ سمندر ہے

طوافِ خانۂ حق قبلِ پیدائش کیا جس نے
امام جعفر صادقؑ کا وہ فرزندِ اطہر ہے

کرامات و عبادت میں بلندی میں سخاوت میں
نہ ان کا کوئی ہمسر تھا نہ ان کا کوئی ہمسر ہے

نبی سیرت علی طینت کمال علم جعفر بھی
زمانے میں امامِ موسیٰ کاظمؑ کا پیکر ہے

حمیدہ والدہ ان کی تو والد جعفر صادقؑ
یہ اوصافِ حمیدہ ہیں یہ علم و فن کا جعفر ہے

زمانہ جس کو کہتا ہے امام موسیٰ کاظم
امامت کے فلک کا ساتواں ماہِ منور ہے

صفر کی سات کو یہ ساتواں ہادی ہو پیدا
نواں معصوم ہے اور ساتواں ہادی و رہبر ہے

لقب کاظم تھا یوں غصے کو پیتا ان کی سیرت تحریر
یہ سیرت در حقیقت سیرتِ محبوبِ داور ہے

کیا جام شہادت نوش پیالہ زہر کا پی کر
بتایا کہ شہادت کے لیے مخصوص اک گھر ہے

شرف ریحانؔ حاصل ہے قلم کو ان کی مدحت کا
مری صورت قلم میرا نصیبہ کا سکندر ہے

حرؑ کی قسمت

جب لیا نام علی میں نے دم سے پہلے
ہوگیا دور ہر اک مرض دوا سے پہلے
حرؑ کی قسمت پہ نہ کیوں رشک فرشتے بھی کریں
خلد میں پہنچا شہہ کرب و بلا سے پہلے

تم کو وہ عطا تم بحرِ سخا تم مُشکل ٹالنے والے ہو

(در مدحِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام)

تم کو وہ عطا تم بحر سخا تم مشکل ٹالنے والے ہو
اے ابنِ علیؑ ابنِ زہراؑ تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم علم کا بہتا دریا ہو تم حق کے ولی کا سایہ ہو
تم بابِ حوائج ہو مولا تم مشکل ٹالنے والے ہو

کاظم ہو کرامت والے ہو قرآن کے تم رکھوالے ہو
حاصل ہے تمہیں مرضیٔ خدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

پیکر سے عیاں ہے عکسِ نبیؐ سیرت میں حسنؑ صورت میں علیؑ
تم کعبہ جاں تم قبلہ نما تم مشکل ٹالنے والے ہو

غصہ نہ کبھی رُخ پر دیکھا کاظم کے یہی معنی ہیں کھلا
ہے خلق خدا کے لب پہ صدا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جو در پہ سوالی آیا ہے وہ جھولی بھر کے لایا ہے
دربارِ سخی ہر دم ہے کھلا تم مشکل ٹالنے والے ہو

جنت کی بشارت مل جائے روضے پہ تمہارے جو جائے
کہتی ہے ترے مرقد کی فضا تم مشکل ٹالنے والے ہو

تم جعفرِ صادقؑ کے ہو پسر قرآنِ صداقت کے جوہر
حق گوئی تمہارا ہے ورثہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

سامانِ شفاعت ذکر تیرا ریحانؔ کو مولا روزِ جزا
کیا نارِ جہنم سے خطرہ تم مشکل ٹالنے والے ہو

کوثر کا جام

کبھی شہید کبھی تشنہ کام لکھا ہے
حسینؑ لکھ کے علیہ السلام لکھا ہے
بفضلِ پنجتنِ پاک حشر میں ریحانؔ
مرے نصیب میں کوثر کا جام لکھا ہے

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے

(در مدحِ امام رضاؑ)

قرطاس پہ خامہ بخدا جاگ رہا ہے
لکھتا ہے جو مُولا کی ثنا جاگ رہا ہے
شب خون اجل مار ہی سکتی نہیں مجھ پر
"مشہد میں میرا مولا رضاؑ جاگ رہا ہے"
بیمار ہی ہو کر میں خُراساں چلا جاؤں
میرے لیے اک دستِ شفا جاگ رہا ہے
دربار میرے مولاؑ کا ہر وقت کھلا ہے
وہ کعبہ جاں قبلہ نما جاگ رہا ہے
دن کیا ہے وہاں رات بھی بیدار ملے گی
سورج کی طرح ایک دیا جاگ رہا ہے
چوکھٹ پہ پہنچ جاؤں ذرا مولا رضاؑ کی
تب سمجھوں مرا بختِ رسا جاگ رہا ہے
ہیں مولا رضاؑ کل کے مسیحا تو مرا دل
کہتا ہے کہ امکانِ بقا جاگ رہا ہے
ضامن ہے تحفظ کا مرے مولاؑ کا سکہ
بازو پہ حفاظت کا مزا جاگ رہا ہے
ریحانؔ سیاہی سے ثنا اُن کی لکھی ہے
وہ نور ہیں ہر لفظ میرا جاگ رہا ہے

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے

(در مدحِ امام رضاؑ)

ایک نجف میں میرا علیؑ ہے ایک علیؑ ایران میں ہے
ہم پلہ دونوں کی سخاوت قدرت کے میزان میں ہے

ایک رضاؑ اک شیر خداؑ ہے اک شجرہ ہے ایک ادا ہے
جنت کے میوؤں کا مزا دونوں کے دستر خوان میں ہے

مولا رضاؑ اور مہدیؑ دیں میں فرق یہی ہے معمولی
اک قرآن کھلا رکھا ہے ایک ابھی جزدُان میں ہے

مشہد کیا ہے دارِ شفا ہے مولا رضاؑ کا نام دوا ہے
بات یہ شامل میرے عقیدے اور مرے ایمان میں ہے

مشہد اِن کے دم سے مقدس شہر ہوا ہے شہروں میں
جیسے کہ رحمان کا سورہ دلہن سا قرآن میں ہے

یہ تو خدا کی ایک عطا ہے اُن کی ثنا ہم لکھتے ہیں
ورنہ ان کی مدحت کرنا کب کس کے امکان میں ہے

کتنے بدقسمت تھے حاکم اِن سے عناد و بغض رکھا
یہ جملہ افسوس سے لکھا تاریخِ زندان میں ہے

یہ تو وہ ہیں جن کا رتبہ پیشِ خدا ہے سب سے بڑا
اِن کے جد اور اِن کی مدحت آیاتِ قرآن میں ہے

نقش قدم کو چوم کے اِن کے سورج رہتا ہے روشن
چاند کا چہرہ ان کی ضیاء سے لوگوں کی پہچان میں ہے

ان کی محبت ان کی مؤدت میری متاعِ ایماں ہے
اس کے سوا سامانِ شفاعت کیا دستِ ریحاںؔ میں ہے

فضیلت

جو تلاوت کر رہے تھے عرش پہ قرآن کی
منقبت سننے زمیں پر آ گئے ریحان کی
ایک بیٹی اور دو بیٹے علیؑ کے آئے ہیں
یوں فضیلت بڑھ گئی ہے عید سے شعبان کی

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے

(در مدح امام محمد تقی علیہ السلام)

بیتِ علی رضاؑ میں تقیؑ کا ظہور ہے
خوشبو ہوا میں اور فضاؤں میں نور ہے

یہ طفلِ نو امام رضاؑ کا وہ طفل ہے
بچپن میں ہی کتاب خدا پر عبور ہے

آغوش میں سبیکہؑ کی ہے ایسا ماہتاب
قرآنِ معرفت میں جو بین السطور ہے

یہ بھی ہے خاندانِ رسالتؐ کا اک چراغ
ہر رجس سے مثالِ علیؑ یہ بھی دور ہے

چوتھے برس میں سر پہ امامت کا تاج تھا
ثابت ہوا کہ نور بہرحال نور ہے

بہلول ہو گیا کوئی سلمان بن گیا
آلِ نبیؐ کی ذات کا جس کو شعور ہے

ان کے لقب نجیب تقی مرتضٰی بھی تھے
جواد وہ لقب ہے جو شانِ غفورؔ ہے

نرمی گنہگاروں پہ رب کی ہے اک صفت
اوصاف میں تقیؑ کے بھی شامل صبور ہے

ریحاںؔ مدح خواں ہوں امام تقیؑ کا میں
یہ وہ مقام ہے جہاں جائز غرور ہے

جانشینِ امام رضاؑ آگئے

(در مدحِ امام محمد تقی علیہ السلام)

جانشینِ امامِ رضاؑ آگئے — ابنِ زہراؑ و مشکل کشا آگئے
ہے تقیؑ نام تقویٰ فضیلت میں ہے — پہنے علمِ نبیؐ کی قبا آگئے
ان کے فرزند ہوں گے امام نقی
کہیے سب مل کے صد مرحبا آگئے

جھولیاں اب فقیروں کی بھر جائیں گی — ساری دنیا کے حاجت روا آگئے
تھے لقب آپ کے مرتضیٰ و تقی — بن کے بحرِ عطا و سخا آگئے
آپ جواد قانع نجیب و نقی
جس میں بن کے تازہ ہوا آگئے

تیشۂ علم سے توڑا بت جہل کا — اے خوشا ابنِ خیبر کشا آگئے
یہ عطاؤں کا در یہ طہارت کا گھر — معنیٔ انما ھل اتیٰ آگئے
از محمدؐ سے تا بہ محمدؐ ہیں یہ
مصطفیٰؐ منزلت مصطفیٰ آگئے

حرفِ تقویٰ ہوا متقی آپ سے — وہ جو تقوے کی ہے انتہا آگئے
آج ریحانؔ بابِ شرف کھل گیا — ہادی و رہنما پیشوا آگئے

نقیؑ آئے زمانے میں بہارِ بے خزاں آئی

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

نقیؑ آئے زمانے میں بہارِ بے خزاں آئی
کہا اسلام نے اک بار پھر سے جاں میں جاں آئی

نقیؑ کی گود میں قرآن ہے یا عکسِ پیغمبرؐ
برائے تہنیت عرشِ بریں سے کہکشاں آئی

امامت کے فلک پہ آج خورشیدِ دہم آیا
امام آیا امامت کو تو آوازِ اذاں آئی

نقیؑ کے نام کی نکہت سے اک عالم معطر ہے
یہ خوشبو باغِ زہرہؑ کی کراں تابہ کراں آئی

زمیں نے پائے اقدس چوم کے مدحت گزاری ہے
پڑھو صلے علیٰ مل کر صدائے آسماں آئی

علوم و فیض کے دریا عطا و خلق کی بارش
زمیں والوں کے حق میں آج ہو کے مہرباں آئی

دکھائے معجزے ایسے کہ منکر بھی ہوئے قائل
کہا قرآن نے بڑھ کر میرے منہ میں زباں آئی

یہ سیرت میں محمدؐ ہے شجاعت میں ہے یہ حیدرؑ
امامِ وقت ہے قبضے میں رفتارِ زماں آئی

زمانہ آج بھی ریحانؔ ان سے فیض پاتا ہے
زبانِ قرآن کی یہ راز بھی کرتی عیاں آئی

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے

(در مدحِ امام علی نقی علیہ السلام)

مدحت علی نقیؑ کی مقدر کی بات ہے
قطرے کے لب پہ آج سمندر کی بات ہے
مولا نقیؑ کا ذکر کیا جب تو یوں لگا
یہ ہے نبیؐ کا ذکر یہ حیدرؑ کی بات ہے
جس گھر میں انبیاء پئے تعظیم آتے تھے
اُس گھر کے ایک فرد اُسی در کی بات ہے
تقویٰ تقی کا صبر حسینؑ شہید کا
انکو اگر ملا ہے تو یہ گھر کی بات ہے
اصحاب ان کے بوذرؓ و سلمانؓ مثال تھے
یہ اک عطائے خالقِ اکبر کی بات ہے
جو بھی عمل تھا مرضئ پروردگار تھا
ان کے عمل میں ساری پیمبرؐ کی بات ہے
یہ بھی تمام عمر رہے ظلم کا شکار
یوں ان کے تذکرے میں ستمگر کی بات ہے
سیرت انہی کی ساری حسن عسکریؑ میں تھی
منظر کی بات میں پس منظر کی بات ہے
ریحاںؔ پیاس بجھ گئی ان کی ثنا کے بعد
یہ بھی تو ابن ساقی کوثر کی بات ہے

ابنِ الرضاؑ ذکی و حسن عسکریؑ ہیں آپ

(در مدحِ امام حسن عسکری علیہ السلام)

ابن الرضاؑ ذکی و حسن عسکریؑ ہیں آپ
انوارِ مصطفیٰؐ میں ڈھلی روشنی ہیں آپ
موج علوم بحر سخا و عطا بھی ہیں
عکسِ نبیؐ کہیں، کہیں بالکل علیؑ ہیں آپ
وہ حرف جو دعا میں اثر کی دلیل ہے
عرفان و آگہی کا وہ حرفِ جلی ہیں آپ
اک حرف میں چھپی ہوئی پوری کتاب ہیں
لشکر ہیں اپنی ذات میں وہ عسکریؑ ہیں آپ
بیٹا امام عصر ہے حجت خدا کی ہے
وارث امامِ عصر کے حق کے ولی ہیں آپ
اسلام کو اسیر نہ ہونے دیا کبھی
زنداں میں جد کبھی رہے قیدی کبھی ہیں آپ
منکر خدا کے دین کے ابتر ہوئے تمام
بو لہبیت میں نقش ابو طالبؑ ہیں آپ
انسان دوستی کا سبق آپ سے ملا
نازاں ہے جس پہ دوستی وہ دوستی ہیں، آپ
مولا نے اپنے فیض سے شاعر بنا دیا
ریحاںؔ اُن کے دم سے ریحانؔ اعظمی ہیں آپ

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے

(در مدحِ امام حسن عسکری علیہ السلام)

تم رہنما ہو مولا پیمبرؐ کی شان کے
تم ہو امام مولا امامِ زمانؑ کے

ٹھہریں تمہارے سامنے کیا لشکر و سپاہ
تم خود ہی عسکری ہو زمان و مکان کے

بیٹا تمہارا آخری حجّت خدا کی ہے
سر جس کے در پہ خم ہیں زمین آسمان کے

قرآں منزلت ہے تمہاری ہر ایک بات
تم گیارہویں علیؑ ہو زبان و بیان کے

وہ جرأت بیان تھی حاکم کے سامنے
ہوتے تھے پاش پاش کلیجے چٹان کے

تم وارثِ علیؑ و نبیؐ ابنِ فاطمہؑ
تم ترجماں رہے ہو خدا کی زبان کے

حسنِ حسنؑ علیؑ کی زکاوت رضا مزاج
رب نے بنایا نورِ رسالت میں چھان کے

اجداد کی طرح پسِ زنداں بہت رہے
دشمن تھے منکرانِ خدا ان کی جان کے

مشہور ہے زمانے میں تفسیرِ عسکری
سوتے تھے آپ علم کی چادر کو تان کے

ریحاںؔ جو بھی ان کی فضیلت میں شک کریں
پہچان لیجے لوگ ہیں کس خاندان کے

دیوارِ کعبہ

جو تیرہ بخت ہیں وہ کریں تیرگی کی بات
ہم روشنی مزاج کریں روشنی کی بات
پیوند کاریوں کے تسلسل کے باوجود
دیوارِ کعبہ کرتی ہے اب تک علیؑ کی بات

امامِ عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں

(در مدح امام عصرؑ)

امامِ عصرؑ کا ہم انتظار کرتے ہیں
یہ انتظار عبادت گزار کرتے ہیں

وہ آئیں گے اُنہیں آنا ہے آنے والے ہیں
نظر جمائے ہوئے سب زمانے والے ہیں
اُنھی کے وعدے پہ ہم اعتبار کرتے ہیں

ابھی بھی وقت ہے اے منکرِ حسینؑ سنبھل
یہ وقت ہاتھ سے نکلا تو روئے گا تُو کل
ہمارا فرض ہے ہم ہوشیار کرتے ہیں

عریضے نذر کیے جا رہے ہیں سال بہ سال
اُنہی کو بھیجتے ہیں لکھ کے اپنے قلب کا حال
یہ العجل کی جو ہم سب پکار کرتے ہیں

یہ آخری ہے محمدؐ یہ بارھواں ہے علیؑ
انہی کے قبضۂ قدرت میں ہے قیامت بھی
یہ خشک پیڑ کو بھی سایہ دار کرتے ہیں

حسینؑ خون کے تاجر خطیب اور مُلّا
امامِ عصر کے ہاتھوں ہے تیرا قتل لکھا
منادی ہم تو یہی بار بار کرتے ہیں

جو ان کے جد کی مصیبت پہ سوگوار ہوا
غمِ حسینؑ میں جو شخص اشکبار ہوا
امامِ وقت اُسی سے تو پیار کرتے ہیں

صدائیں دیتا ہے کعبہ بھی کربلا بھی انہیں
امامِ عصر علیہ السلام آجائیں
یزیدِ وقت کلیجہ فگار کرتے ہیں

ریحانؔ اعظمی یہ ذکر ہی عبادت ہے
خدایا بھیج دے اس کو جو تیری حجت ہے
بس اک دعا یہی پروردگار کرتے ہیں

وقارِ امامت امامِ زمانہ

(در مدحِ امام عصرؑ)

وقارِ امامت امامِ زمانہؑ
نشانِ نبوت امامِ زمانہؑ

ہو چشمِ عنایت امامِ زمانہؑ
بدل دو یہ قسمت امامِ زمانہؑ

عریضہ مرا موج لے کر چلی ہے
بہ اندازِ مدحت امامِ زمانہؑ

بسی ہے مرے دل میں روزِ ازل سے
تمہاری محبت امامِ زمانہؑ

قیامت سے پہلے جو ممکن نہیں ہے
تمہاری زیارت امامِ زمانہؑ

تو پھر آج کی شب بپا ہو جہاں میں
اچانک قیامت امامِ زمانہؑ

مدینہ ہو کعبہ ہو ہم ہوں کہ عیسیٰؑ
ہیں سب کی ضرورت امامِ زمانہؑ

ہمیں جیتے جی مار ڈالے گی اب تو
تمہاری یہ فرقت امامِ زمانہؑ

بجز شربتِ دید تشنہ لبوں کو
نہیں کوئی حاجت امامِ زمانہؑ

کرے گی زمانے میں انصاف قائم
تمہاری عدالت امامِ زمانہؑ

لکھے کیسے ریحانؔ مدحت تمہاری
یہ ہوگی جسارت امامِ زمانہؑ

مزا

شیرِ یزداں کو بھی خلقِ خدا جانتی ہے
فتحِ خیبر کو محمدؐ کی دعا جانتی ہے
بارِ لکنت میں بھی ریحان سُبک رہتی ہے
یہ زباں مدحتِ حیدرؑ کا مزا جانتی ہے

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا

(در مدحِ امام عصرؑ)

اک عریضہ جو اُنہیں صورتِ مدحت لکھا
ایک اک حرف کو از روئے محبت لکھا

شرط یہ تھی کہ شریعت کی زباں میں لکھوں
بس یہی سوچ کے اللہ کی حجت لکھا

جب کبھی آپ کی آمد کی خبر دل کو ملی
ہم نے اُس لمحے کو لحاتِ قیامت لکھا

آپ آجائیں تو بدلے یہ نظامِ ہستی
ہم نے اس بات کو ہر سال بہ شدت لکھا

کبھی قائم کبھی مہدیؑ کبھی مولا آقا
وصف کو ان کے سدا حسبِ ضرورت لکھا

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح

(در مدحِ امام عصرؑ)

مدحِ مہدیؑ جب سے کی توصیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ تھا ابھرا ہوں سمندر کی طرح

آپ کی آمد پہ ہوگا معجزہ بارِ دگر
پھر نظر دیوارِ کعبہ آئے گی در کی طرح

طور ساماں جلوۂ مہدیؑ سے ہوگی کائنات
نور جب چمکے گا اُن کا نورِ داور کی طرح

ذوالفقارِ حیدری لے کر انہیں آنے تو دو
کفر کی بستی الٹ دیں گے وہ خیبر کی طرح

سنتے ہیں وہ سیرت و صورت میں ہیں بالکل علیؑ
ہیں صفاتِ کبریا اُن میں بھی حیدرؑ کی طرح

آپ کے جد کا مکاں ہوں دی یہ کعبے نے صدا
آپ سمجھیں مجھ کو مولاؑ اپنے ہی گھر کی طرح

حُجتِ آخرؑ امامِ عَصرؑ ابن عسکریؑ
یہ بھی عَینَ اللہ ہیں مولائے قنبرؑ کی طرح

ڈوب جاتی میری کشتی درد کے طوفان میں
بن گئی نادِ علیؑ کشتی میں لنگر کی طرح

آپؑ جب رکھتے ہیں سب مولائے قنبرؑ کی صفات
آپؑ کے اصحاب بھی ہوں گے ابوذرؓ کی طرح

آپؑ کو لکھ کر عریضہ منقبت کے رنگ میں
موج میں دل آگیا ہے موجِ کوثر کی طرح

کیا لکھوں ریحانؔ قائمؑ کی ثنا قرطاس سے
سر نہیں اُٹھتا قلم کا بھی میرے سر کی طرح

جنّت کی گلی

یا علیؑ آپ کو جو نفسِ نبیؐ مانتے ہیں
کب کسی اور کو وہ حق کا ولی مانتے ہیں
جن کو بہلول کی دانائی نے بخشا ہے شعور
وہ تو جنّت کو نجف ہی کی گلی مانتے ہیں

رہیں گے دُور نظروں سے امامِ انس و جاں کب تک

(در مدح امام عصرؑ)

رہیں گے دور نظروں سے امامِ انس و جاں کب تک
تمہاری دید کو ترسیں گی مولا پتلیاں کب تک

نمازِ ہجر پڑھ پڑھ کے دعائے وصل کر کر کے
تسلّی دل کو دوں کب تک رکھوں آنسو رواں کب تک

اذاں جو خانۂ کعبہ میں دی تھی میرے مولاؑ نے
نہ ہوگی خانۂ کعبہ میں اب ایسی اذاں کب تک

تم آؤ گے تمہیں آنا ہے اب تم آنے والے ہو
بتاؤ ہم چراغوں سے سجا رکھیں مکاں کب تک

علیؑ کا نام لینے پر حسینؑ ذکر کرنے پر
یزیدِ وقت کاٹیں گے محبوں کی زباں کب تک

زمیں والے تمہارے منتظر ہیں اور یہ کہتے ہیں
تمہیں غیبت میں رکھے گا یہ ظالم آسماں کب تک

بہت تاریک دنیا ہے چراغوں میں اندھیرا ہے
تمہارا نور چمکے گا امامِ دو جہاں کب تک

اُنہی کے ہاتھ میں ریحانؔ جب میزانِ محشر ہے
کوئی سمجھے گا بے قیمت یہ ماتم کے نشاں کب تک

مالکِ عصرؑ کی آمد کی خبر دے کوئی

(در مدح امام عصرؑ)

مالکِ عصرؑ کی آمد کی خبر دے کوئی
بختِ تاریک کو تابندہ سحر دے کوئی

یوں تو چہرے پہ سجانے کو بہت ہیں آنکھیں
جو اُنہیں دیکھ سکے ایسی نظر دے کوئی

وہ جب آئیں گے قیامت بھی چلی آئے گی
اُڑ کے آجائے قیامت اُسے پر دے کوئی

بے اثر ساری دعائیں رہیں منظور ہمیں
اُن سے ملنے کی دعا میں تو اثر دے کوئی

ناؤ کاغذ کی عریضے ہیں مسافر کی طرح
کاش اس ناؤ کو اُس پار ہی کر دے کوئی

روبرو نہ سہی پر خواب میں اِن آنکھوں کو
اُن کے دیدار کے انوار سے بھر دے کوئی

انتظار اُن کا عبادت کی سند رکھتا ہے
اس عبادت سے گھڑی بھر نہ مفر دے کوئی

اُن کا وعدہ ہے صحیح وہ تو ضرور آئیں گے
ہم بھی تادیر جئیں ایسا ہنر دے کوئی

بھیک درکار ہے کشکولِ سخن کو ریحانؔ
میں نہ لوں اُن کے سوا بھیک اگر دے کوئی

کب ہوگا تیری غیبتِ کبریٰ کا اختتام

کب ہوگا تیری غیبتِ کبریٰ کا اختتام
کب تک لکھیں عریضوں میں مولا تمہیں سلام

اب گردشِ زمانہ ستانے لگی ہمیں
وقتِ مدد ہے آئیے فریاد یا امامؑ

خود دیکھ لیجیے آپ پہ کتنا یقین ہے
لیتے ہیں اٹھتے بیٹھتے ہم آپ ہی کا نام

نظریں تلاش کرتی ہیں نقشِ قدوم کو
ہے العجل کا ورد زبانوں پہ صبح و شام

اس تازہ کربلا کو ضرورت ہے آپ کی
لینا ہے عصرِ نو کے یزیدوں سے انتقام

مولا تمہارے جد کے عزا خانے جل گئے
اب عام بات اہلِ عزا کا ہے قتلِ عام

اب آبھی جاؤ وقت یہی ہے ظہور کا
نظریں بچھائے بیٹھے ہیں سب آپ کے غلام

مولا اُسی مریض کا تم کو ہے واسطہ
تا مرگ خون روتا تھا جو کہہ کے شام شام

میزانِ عدل آپ کے ہاتھوں میں اب تو ہے
عدلِ ابوتراب کا قائم ہو پھر نظام

ریحان وہ نہ آئیں یہ مرضی خدا کی ہے
ہم تو صدائیں دیں گے یہی ہے ہمارا کام

قائم ہے جس کی دل پہ حکومت تمہی تو ہو

قائم ہے جس کی دل پہ حکومت تمہی تو ہو
مولا خدا کی آخری حجت تمہی تو ہو

دنیا میں انتظار اذیت کی ہے دلیل
ہے جس کے انتظار میں لذت تمہی تو ہو

تیرے سوا وہ کون ہے اے بارہویں علیؑ
جس کے لیے رُکی ہے قیامت تمہی تو ہو

عیسیٰؑ ہوں ہم ہوں کعبہ ہو یا قبلۂ ازل
ہر ایک کو ہے جس کی ضرورت تمہی تو ہو

صدیوں سے جس کے جشن ولادت پر روشنی
ہوتی ہے ہر مزار کی زینت تمہی تو ہو

دنیا کو انتظار عدالت کا ہے مگر
پر جس کی منتظر ہے عدالت تمہی تو ہو

تم وارثِ علم ہو تمہی وارثِ کتاب
غیبت میں جو خدا کی ہے آیت تمہی تو ہو

اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو
قائم ہے جس کے دم سے امامت تمہی تو ہو

آجاؤ العجل کی صداؤں کے شور میں
تابع ہے جس کے وقت وہ آیت تمہی تو ہو

سکہ چلے گا جس کی مودت کا حشر میں
ریحان اعظمی کی وہ دولت تمہی تو ہو

ذاتِ واجب تیرا احسان ابو طالبؑ ہیں

(در مدح ابوطالبؑ)

ذاتِ واجب تیرا احسان ابوطالبؑ ہیں
فرش پر عرش کے انسان ابوطالبؑ ہیں

کیسے جھٹلائے گا اللہ کی نعمت کوئی
معنیِ سورۂ رحمان ابوطالبؑ ہیں

ہیں نبیؐ اور علیؑ ناطقِ قرآن اگر
بخدا دونوں کا جزدان ابوطالبؑ ہیں

کلِ ایمان محمدؐ کی زباں میں ہیں علیؑ
کلُ ایمان کا ایمان ابوطالبؑ ہیں

جس کی گودی میں نبوت بھی امامت بھی پلے
یعنی سلطانوں کے سلطان ابو طالبؑ ہیں

آلِ عمران کا سورہ یہ صدا دیتا ہے
ہیں نبیؐ آل تو عمران ابوطالبؑ ہیں

مطمئن ہوگیا اسلام بقا سے اپنی
کیوں نہ ہوں اس کے نگہبان ابو طالبؑ ہیں

کل ایمان پسر اور بھتیجا ہے نبیؐ
کتنے مضبوط مسلمان ابوطالبؑ ہیں

پوچھو اسلام سے کردار ابوطالبؑ کا
وہ کہے گا میری پہچان ابوطالبؑ ہیں

اس کے ایمان پہ شک جو ہے دلیلِ ایماں
اور قرآن کا عنوان ابوطالبؑ ہیں

عقد احمد کا پڑھاتا کوئی کافر کیسے
عقد خواں قاری قرآن ابوطالبؑ ہیں

ہر گھڑی ذاتِ محمدؐ کی حفاظت کے لیے
رب کی بھیجی ہوئی بُرھان ابو طالبؑ ہیں

پنجتنؑ گلشنِ ایماں کے گل تازہ ہیں
اور ان پھولوں کا گلدان ابوطالبؑ ہیں

کربلا جاؤ تو ریحانؔ یہ ہوگا محسوس
خوں فشاں چاک گریبان ابوطالبؑ ہیں

پرچم عباسؑ

ان سے سیکھے کوئی شبیرؑ کی نصرت کرنا
معنیِ اجرِ رسالتؐ کی حفاظت کرنا
آج بھی پرچم عباسؑ ہے آگے آگے
ان کی میراث میں آیا ہے قیادت کرنا

باوفا صفدر علمدارِ جری

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

با وفا صفدر علمدار جری
کم ہے یہ توصیف بھی عباسؑ کی

ہے رگوں میں جس کے خونِ حیدری
وارثِ تیغِ علیؑ بھی ہے وہی

اس طرح سے مشک غازی نے بھری
لے سکی بوسہ نہ ہاتھوں کا تری

وہ شہنشاہِ وفا تھا جس کا نام
پائی فوجِ شہہ میں جس نے افسری

ہے وہی عباسؑ غازی کا علم
مشک دیکھو کس علم میں ہے بندھی

تھے امامت کے سبھی تیور مگر
رہ گئی تھی شیرِ زہراؑ کی کمی

بانٹتا ہے آج بھی رزقِ وفا
وہ سخی ابنِ سخی ابنِ سخی

مستقل ڈیرا خوشی کا گھر میں ہے
جب سے اُن کے غم سے کی ہے دوستی

قبر میں ریحانؔ آجائے گی کام
لکھ علم کی چھڑ سے تو نادِ علیؑ

خوش قلم میرا ہوا ہے باوفا لکھنے کے بعد

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

خوش قلم میرا ہوا ہے باوفا لکھنے کے بعد
مطمئن جیسے ہوا کوئی دعا لکھنے کے بعد

لاڈلے بیٹوں میں اُنکے اِن کا بھی لکھتا ہوں نام
یاعلیؑ اور یاجنابِ سیدہؑ لکھنے کے بعد

ایک پیاسی فوج کا سالار آجاتا ہے یاد
اک ذرا جو سوچتا ہوں کربلا لکھنے کے بعد

بن گیا اک نام عباسؑ دلاور کا فقط
حرف جب یکجا کیے میں نے وفا لکھنے کے بعد

سر نہیں جھکتا قلم کا اٹھتا ہے مثلِ علم
راز یہ مجھ پر کھلا اُن کی ثنا لکھنے کے بعد

سوچتا کیا نائبِ مشکل کشا کے باب میں
لکھ دیا عباسؑ غازی مرتضیٰ لکھنے کے بعد

مشک لکھ کر چومتا ہوں نامِ سقائے حرم
خون رو دیتا ہوں زینبؑ کی ردا لکھنے کے بعد

سورۂ سجدہ میں سجدہ جس طرح سے فرض ہے
جھکتی ہے میری جبیں خاکِ شفا لکھنے کے بعد

میرے ہاتھوں سے مہک آئی گلِ عباسؑ کی
ہاتھ جب سونگھے علمدارِ وفا لکھنے کے بعد

کعبۂ دل میں اذاں، ریحانؔ دیتا ہے کوئی
سوچتا ہوں اک ذرا جو علقمہ لکھنے کے بعد

علم

سیاسی لوگ سیاسی علم لگاتے ہیں
شجر میں دیں کے حسد کی قلم لگاتے ہیں
نہ جانے کس لیے سینوں میں آگ لگتی ہے
علم حسینؑ کا جب گھر پہ ہم لگاتے ہیں

صورتِ شیرِ خدا جاہ و حشم کس کا ہے

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

صورتِ شیرِ خدا جاہ و حشم کس کا ہے
لبِ دریا ذرا دیکھو یہ علم کس کا ہے

علقمہ مٹ نہیں سکتا تیرے سینے سے کبھی
تجھ کو معلوم نہیں نقش قدم کس کا ہے

لکھ رہا ہے جو قلم ہو کے وفاؤں کی کتاب
کربلا دیکھ تو یہ ہاتھ قلم کس کا ہے

جب کھلے بابِ حوائج کے معانی مجھ پر
تب میں سمجھا ہوں کہ مجھ پر یہ کرم کس کا ہے

کوئی بھی جھوٹی قسم کھا نہیں سکتا جس کی
میرے غازی کے علاوہ یہ بھرم کس کا ہے

نہر پہ لاشۂ عباسؑ تڑپتا کیوں ہے
نام ہونٹوں پہ سکینہؑ لبِ دم کس کا ہے

وہ جو لاکھوں تھے وہ جیتے کہ بہتر جیتے
مرتبہ کس کا زیادہ ہوا کم کس کا ہے

منقبت لکھ چکا ریحاںؔ تو حیران ہوا
کس نے قرطاس دیا اور قلم کس کا ہے

قلبِ زہراؑ سے جو نکلی وہ دعا ہے عباسؑ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

قلبِ زہراؑ سے جو نکلی وہ دعا ہے عباسؑ
موسمِ حبس میں کیا ٹھنڈی ہوا ہے عباسؑ

دیکھ کر کہتے تھے غازی کی طرف شاہؑ زمن
میرا بازو مجھے قدرت کی عطا ہے عباسؑ

لکھ دیا جس نے سرِ آب وفا کا منشور
شرطِ آئینِ وفا عقدہ کشا ہے عباسؑ

اپنے بھائی کی غلامی پہ جسے ناز رہا
دہر میں ایسا شہنشاہِ وفا ہے عباسؑ

جو نہیں جانتے تاحال وفا کا مطلب
وہ بھلا کیسے سمجھ پائیں گے کیا ہے عباسؑ

فردِ اعمال میں ریحاںؔ چھپاؤں کیونکر
فردِ اعمال پہ میری تو لکھا ہے عباسؑ

زمین عزم و شجاعت کے آسماں عباسؑ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

زمینِ عزم و شجاعت کے آسماں عباسؑ
پلے بڑھے ہیں اماموں کے درمیاں عباسؑ

جری دلیر بہادر علیؑ کی جاں عباسؑ
لیے ہیں دوش پہ اسلام کا نشاں عباسؑ

حرم سرائے حسینؑ کے پاسباں عباسؑ
ترا خیال تھا صحرا میں سائباں عباسؑ

نہیں امام مگر یہ شرف بھی کم تو نہیں
ہر اک امام تمہارا ہے قدر داں عباسؑ

لہو جو دوڑ رہا تھا علیؑ کی رگ رگ میں
لہو وہی تیری رگ رگ میں تھا رواں عباسؑ

نگاہِ قلب سے دیکھو تو دیکھ سکتے ہو
جہاں جہاں ہیں سبیلیں وہاں وہاں عباسؑ

خود اپنے نفس سے دریا سے فوج اعداء سے
لڑے حسینؑ کی خاطر کہاں کہاں عباسؑ

وفائیں پہرے پہ رہتی ہیں اُس کی چوکھٹ پر
تمہارے نام سے بنتا ہے جو مکاں عباسؑ

ہے سب سے آگے جلوسوں میں آپ ہی کا علم
کھلا کہ آج بھی ہو میرِ کارواں عباسؑ

لکھی کتاب وفا کر کے اپنے ہاتھ قلم
نہ مٹ سکے گی کبھی تیری داستاں عباسؑ

میں پانی پیتا ہوں ریحانؔ کہہ کے ہائے حسینؑ
تمہارے نام کی کھاتا ہوں روٹیاں عباسؑ

نشانِ حیدر

افواجِ ارضِ پاک کا سب سے بڑا نشاں
منسوب ہے جو حیدرِ صفدر کے نام سے
ہوتا کوئی نشان کسی اور کے بھی نام
لیکن کوئی ٹھہرتا تو خیبر کے نام سے

وفا کو ناز ہے جس پر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

(در مدح حضرت عباسؑ)

وفا کو ناز ہے جس پر اُسے عباسؑ کہتے ہیں
لگے جو ثانیِ حیدرؑ اُسے عباسؑ کہتے ہیں

جو پتھر پر علم گاڑے اُسے کہتے ہیں سب حیدرؑ
علم گاڑے جو پانی پر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

ہو قبضہ نہر پر پانی بھی چلو میں چھلکتا ہو
کرے لب پھر بھی جو نہ تر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

اُلٹ دے ایک حملے میں جو گیتی صورتِ حیدرؑ
مثالِ فاتحِ خیبر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

جری، صفدر، علمدارِ حسینؑ، باوفا، غازیؑ
ہوں جس میں اس قدر جوہر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

علیؑ کا خون، زہراؑ کی دعا، شبیرؑ کی چاہت
بنے اِن سب سے جو مل کر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

جو حکمِ شاہ سے روکے رہے تلوار کو اپنی
جو تنہا بھی لگے لشکر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

وفا کیا ہے وفاداری کا مطلب خون سے اپنے
لکھے جو ہاتھ کٹوا کر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

کہے جو بھائی کو آقا غلامی پر جو نازاں ہو
جسے بھائی کہیں سرورؑ اُسے عباسؑ کہتے ہیں

مرے غازیؑ کی یہ پہچان بھی ریحانؔ کیسی ہے
سجے جس کا علم گھر گھر اُسے عباسؑ کہتے ہیں

جرأتِ فرار

کبھی علم کبھی حیدرؑ کو ذوالفقار ملی
جو شے علیؑ کو ملی رب سے شاندار ملی
جو بدنسب تھے پیمبرؐ کے ساتھ رہ کر بھی
خدا سے اُن کو فقط جرأتِ فرار ملی

قلبِ حیدرؑ کی دُعا عباسؑ ہیں

(در مدح حضرت عباسؑ)

قلبِ حیدرؑ کی دُعا عباسؑ ہیں
معنیِ حرفِ وفا عباسؑ ہیں

جگمگاتا ہے جو سطحِ آب پر
وہ چراغِ مرتضیٰ عباسؑ ہیں

حرؑ کی منزل ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ
اور سیدھا راستہ عباسؑ ہیں

ہیں علیؑ مشکل کشائے انبیاء
میرے تو مشکل کُشا عباسؑ ہیں

کیسے ہم بھولیں گے راہِ کربلا
جب ہمارے رہنما عباسؑ ہیں

جس عطا پر ناز کرتے تھے حسینؑ
وہ عطائے کبریا عباسؑ ہیں

ہو کے بے بازو علم گرنے نہ دیں
وہ علمدارِ وفا عباسؑ ہیں

کعبۂ دل میں ہے تصویرِ وفا
ذہن کے قبلہ نما عباسؑ ہیں

کیوں نہ اک حملے میں دریا چھین لیں
ابنِ شاہِ لافتیٰ عباسؑ ہیں

دین کی کشتی کے مالک ہیں حسینؑ
اور اس کے ناخدا عباسؑ ہیں

ناز کر ریحان اپنے بخت پر
آس، ڈھارس، آسرا عباسؑ ہیں

آجاؤ

امامِ وقت فقط ایک بار آجاؤ
دل و نگاہ کا بن کر قرار آجاؤ
نہ دھوم دھام سے آؤ تمہاری مرضی ہے
علیؑ ہو تم بھی لئے ذوالفقار آجاؤ

جب قلم لکھنے لگا حضرتِ عباسؑ کا نام

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

جب قلم لکھنے لگا حضرتِ عباسؑ کا نام
پھول بن بن کے کھلا حضرتِ عباسؑ کا نام
ہاں اُسی روز فضاؤں میں مہک ہوتی ہے
چومے جس روز ہوا حضرتِ عباسؑ کا نام
میں نے بس ہاتھ اٹھائے تھے دعا کی خاطر
بن گیا حرفِ دعا حضرتِ عباسؑ کا نام
مشکلیں ہٹتی گئیں راستے ہموار ہوئے
لے کے میں گھر سے چلا حضرتِ عباسؑ کا نام

مرضِ رنج و الم میں جو صدا دے ان کو
بڑھ کے دیتا ہے شفا حضرتِ عباسؑ کا نام
تھی کڑی دھوپ مگر مجھ پہ گھنا سایہ تھا
بس مرے ذہن میں تھا حضرتِ عباسؑ کا نام
یوں لگا گھر میں مرے چاند اُتر آیا ہے
میں جو دُہراتا رہا حضرتِ عباسؑ کا نام
جنگ میں امن میں، طوفاں میں ہر مومن کا
ساتھ دیتا ہے سدا حضرتِ عباسؑ کا نام

جب بھی آلودہ فضاؤں میں کھُلے ان کا علم
صاف کرتا ہے فضا حضرتِ عباسؑ کا نام
موجیں خوش ہو کے قدم چومنے آئیں میرے
میں نے ساحل پہ لیا حضرتِ عباسؑ کا نام
طورؔ پہ آپ کو موسیٰؑ نہ خجالت ہوتی
یہ ہوا یاد نہ تھا حضرتِ عباسؑ کا نام
میں تو مرجاتا گھڑی بھر میں غمِ دنیا سے
بن گیا وجہِ بقا حضرتِ عباسؑ کا نام

نامِ عباسؑ کا عباسؑ نہیں ہوتا اگر
بالیقیں ہوتا وفا حضرتِ عباسؑ کا نام
منزلِ روضۂ شبیرؑ کی جانب جو چلا
تھا مرا راہ نما حضرتِ عباسؑ کا نام
مشکلیں آکے میرے پاس پڑیں مشکل میں
اُن کو بھی لینا پڑا حضرتِ عباسؑ کا نام
میری لکنت نے سکھائے ادب آداب مجھے
میں نے رُک رُک کے لیا حضرتِ عباسؑ کا نام

مجھ کو ریحانؔ میری ماں نے سکھائی ہے یہ بات
بس وظیفہ ہو ترا حضرتِ عباسؑ کا نام

یہ پوچھنا ہی عبث ہے کہ ہیں کہاں عباسؑ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

یہ پوچھنا ہی عبث ہے کہ ہیں کہاں عباسؑ
رگِ وفا میں لہو بن کے ہیں رواں عباسؑ
نمازِ عشقِ حسینیؑ ادا نہیں ہوتی
نہ ہو جو کعبہ دل میں تری اذاں عباسؑ

حسینؑ قبلۂ دیں ہیں علیؑ ہیں کعبہ دیں
ہیں آپ قبلہ و کعبہ کے درمیاں عباسؑ
ہزار لکنتِ جاں لکنتِ زباں ہے تو کیا
تمہارے ذکر میں رُکتی نہیں زباں عباسؑ

اب اس کو سیلِ زمانہ مٹا نہیں سکتا
لکھی ہے تم نے لہو سے جو داستاں عباسؑ
یہ سخت دھوپ بھی لگتی ہے اک گھنا سایہ
علم تمہارا جو سر پر ہے سائباں عباسؑ

چلے جب ئے حشر میں ریحانؔ کاروانِ عزا
علم بدوش رہیں میر کارواں عباسؑ

جب سے منسوب ہوا لفظِ وفا اِن کے ساتھ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

جب سے منسُوب ہوا لفظِ وفا اِن کے ساتھ
نامِ شبیرؑ کا آتا ہے صدا ان کے ساتھ

اِن کے پرچم کے تلے مانگو دعا پھر دیکھو
رہتی ہے فاطمہؑ زہرا کی دعا ان کے ساتھ

کتنی گمنام سی بستی تھی کہیں ذکر نہ تھا
کتنی مشہور ہوئی کرب و بلا ان کے ساتھ

اس کو عزت بھی ملی خلدِ بریں میں پہنچا
دو قدم حرؑ جو ذرا مل کے چلا ان کے ساتھ

نامِ عباسؑ کی تاثیر تو دیکھے دنیا!
ہے لقب بابِ حوائج کا جڑا ان کے ساتھ

اس طرح حرفِ وفا ڈھل گیا اس پیکر میں
کوئی لکھ سکتا نہیں لفظِ خطا ان کے ساتھ

جیسے تعویز وفا باندھ دیا قدرت نے
نام مشکیزے کا کچھ ایسے سجا اِن کے ساتھ

نام اصغرؑ ہے بھتیجے ہیں علمدار کے یہ
حرملا دیکھ تو آنکھیں نہ ملا ان کے ساتھ

مشکلیں ان سے بھی گھبراتی ہیں یہ بھی ہیں علیؑ
کیوں کہ رہتا ہے نصیری کا خدا ان کی ساتھ

روشنی پھیل گئی ساتھ میں خوشبو آئی
قبر میں آئی جو پرچم کی ہوا ان کے ساتھ ۔

تب سے ریحانؔ قلم کرتا نہیں غیر کی بات
نام جس روز سے اپنا ہے لکھا اِن کے ساتھ

حسب نسب

حیدرؑ کی ولادت کے سبب کہنا پڑے گا
آباد ہوا خانۂ رب کہنا پڑے گا
ہم قبر میں کہہ دیں گے فقط یا علیؑ مولا
تم کو تو حسب اور نسب کہنا پڑے گا

قلبِ زہراؑ کی ہیں دعا عباسؑ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

قلبِ زہراؑ کی ہیں دعا عباسؑ   ثانی شاہِ لافتیٰ عباسؑ
حیدرِؑ دشتِ کربلا عباسؑ   مرضیِ سبطِ مصطفیٰؐ عباسؑ
مثلِ شبیرؑ ابنِ زہراؑ ہو
چاہیے تم کو اور کیا عباسؑ

بچ کے رہنا نصیریوں سے تم   ورنہ کہہ دیں گے وہ خدا عباسؑ
ساری دنیا میں وہ شہید ہو تم   جس کو غازیؑ لقب ملا عباسؑ
حرؑ کو خلد بریں میں جانا تھا
دے دیا تم نے راستہ عباسؑ

وہ جو روشن ہے قلبِ دریا پر   باخدا تم ہو وہ دیا عباسؑ
وارثِ جامۂ رسولؐ حسینؑ   وارثِ تیغِ کبریا عباسؑ
بانٹتا ہے جو اب بھی رزقِ وفا
کون ہے آپ کے سوا عباسؑ

میرے بچوں میں آ سکے بوئے وفا　　سب کو سقہ بنا دیا عباسؑ
تم سے اظہار عشق کی خاطر　　اب سبیلیں ہیں جا بجا عباسؑ
تنہا لشکر ہو اپنی ذات میں تم
صورتِ نفس مصطفیٰؐ عباسؑ

تیرے ہونٹوں پہ پیاس کی معراج　　تیری ٹھوکر پہ علقمہ عباسؑ
سر پہ اک سائبان ہو جیسے　　ہاتھ تیرا کھلا ہوا عباسؑ
منکرانِ عزا مقابل ہیں
دیجئے ہم کو حوصلہ عباسؑ

موسم حبس ہے گھٹن بھی ہے
اپنے پرچم کی دے ہوا عباسؑ

تجھ کو اس منقبت کا اے ریحانؔ دیکھ
دیتے ہیں کیا صلہ عباسؑ

عین اللہ

کبھی حیدرؑ کبھی صفدر کبھی مشکل کشا لکھا
کبھی ایمان کُل مولائے کُل حاجت روا لکھا
علیؑ کو ہم نے عین اللہ اور دستِ خدا جانا
نصیری بڑھ گئے حد سے انہیں اپنا خدا لکھا

ولادت ہے علمدارِ وفا کی

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

ولادت ہے علمدار وفا کی
دُعا پوری ہوئی مُشکل کُشا کی
فرشتوں نے یہ کہہ کہہ کر ثنا کی
مُبارک ہو علیؑ آیتِ وفا کی

مصوّر نے نئی تصویر کھینچی
علیؑ کے گھر نُصیری کے خدا کی
گُلِ عباسؑ مہکا اِس طرح سے
مُعطّر ہوگئیں سانسیں ہوا کی

علم کو بعدِ حیدرؑ بعدِ خیبر
سرافرازی خدا نے پھر عطا کی
مسیحا ہیں مرے عباسؑ غازی
ضرورت کیا کسی دارالشفا کی

غلام حضرتِ عباسؑ ہے وہ
خدا توفیق دے جس کو وفا کی

جہاں عباسِؑ غازی کے قدم ہیں
وہیں سے حرؑ نے حق کی ابتدا کی

وہاں سے دور رہتی ہیں بلائیں
جہاں عباسؑ کی محفل سجا کی

فرشتوں نے میری چوکھٹ پہ آکر
تمہاری حاضری اکثر چکھا کی

کٹا کے ہاتھ عباسؑ جری نے
کلائی موڑ دی جور و جفا کی

نہیں یہ روضۂ عباس غازی
بلندی ہے یہ بختِ کربلا کی
اِدھر قمر بنی ہاشم جو چمکا
اُدھر تقدیر چمکی کربلا کی

غلامی مانگی سقائے حرم کی
دلِ ریحان نے جب بھی دعا کی

تم بازوئے سردارِ جناں ہو عباسؑ

(در مدحِ حضرت عباسؑ)

تم بازوئے سردارِ جناں ہو عباسؑ
تم ناطقِ قرآں کی زباں ہو عباسؑ

میں پڑھتا ہوں جو بھی عشقِ حسینؑ کی نمازیں
تم ایسی نمازوں کی اذاں ہو عباسؑ

معیارِ وفا عزمِ علیؑ صبرِ حسینؑ
تم پیکرِ ایثار کی جاں ہو عباسؑ

کیا عسکر و لشکر کی حقیقت ترے آگے
تنہا ہو مگر کوہِ گراں ہو عباسؑ

رہتی ہے جہاں زینبؑ و شبیرؑ کی اُلفت
کونین میں تم ایسا مکاں ہو عباسؑ

ہر قطرے میں شامل ہے وفاؤں کا سمندر
تم ایسی ہی اک موجِ رواں ہو عباسؑ

لگتا ہے کہ صف بستہ تری فوج کھڑی ہے
مجلس شہہِ والا کی جہاں ہو عباسؑ

سقائے حرم بالا حشم بابِ حوائج
دھرتی پہ بھی افلاک نشاں ہو عباسؑ

گلدستۂ اوصافِ علیؑ جیسے سجا ہو
اک پھول میں گلشن کا گماں ہو عباسؑ

ہاتھوں میں علم دوش پہ مشکیزہ اٹھائے
تم جانبِ معراج رواں ہو عباسؑ

آیات سے ملتے ہوئے الفاظ اگر ہوں
تب کچھ تیری تعریف بیاں ہو عباسؑ

ریحاںؔ سرِ حشر عجب ہوگا وہ منظر
ہر شخص پکارے گا کہاں ہو عباسؑ

جو میرے غازیؑ ترا تذکرہ نہیں کرتا

(در مدح حضرت عباسؑ)

جو میرے غازیؑ ترا تذکرہ نہیں کرتا
وہ بے وفا ہے قلم سے وفا نہیں کرتا
علیؑ کے شیر کو دیکھا تو رُک گیا دریا
کسی کے واسطے دریا رُکا نہیں کرتا
چراغِ مدحتِ عباسؑ کیا بجھائے ہوا
یہی چراغ تو جل کر بجھا نہیں کرتا
اگر علم نہ قیادت کریں جلوسوں کی
کوئی جلوسِ حسینیؑ چلا نہیں کرتا

جو پاؤں چوم نہ لیتی تو مرے غازی کے
معاف تجھ کو تو میں علقمہ نہیں کرتا
لکھی ہے جیسے حدیث وفا مرے غازی
لہو سے اس طرح کوئی لکھا نہیں کرتا
نہ ہاتھ بھیگیں نہ ہونٹوں تلک نمی آئے
کوئی بھی مشک کو ایسے بھرا نہیں کرتا
کوئی بتائے کہ محشر سے کیوں ڈرے ریحاںؔ
غلام اُن کا کسی سے ڈرا نہیں کرتا

شہ کے حق میں اک عطائے کبریا عباسؑ ہیں

(در مدح حضرت عباسؑ)

شہ کے حق میں اک عطائے کبریا عباسؑ ہیں
سر سے لے کر پاؤں تک روحِ وفا عباسؑ ہیں
بارگاہِ سیدہؑ میں جو کبھی ہوگی نہ رد
اسکی پر تاثیر دنیا میں دعا عباسؑ ہیں
مشک ہے ایسے علم کے ساتھ اب تک منسلک
جیسے ہر پیاسے کے بس مشکل کشا عباسؑ ہیں
زندگی بھر اپنے بھائی کی غلامی میں رہے
اپنے بھائی کے لیے قنبر نما عباسؑ ہیں

عکسِ حیدرؑ بازوئے شبیرؑ زینبؑ کا قرار
اور سکینہؑ کے لیے بادِ صبا عباسؑ ہیں
روشنی کی بھیک جس سے مانگتا ہے آفتاب
آسمانِ حسنؑ کے وہ مہ لقا عباسؑ ہیں
کیا لکھوں ریحانؔ عباسؑ جری کے باب میں
غور سے دیکھو تو پوری کربلا عباسؑ ہیں

نعتِ رسولؐ ہو یا ثنا ہو امام کی

(در مدحِ اہلبیتؑ)

نعتِ رسولؐ ہو یا ثنا ہو امام کی
تفسیر ہیں یہ دونوں خدا کے کلام کی
واجب ہے مستحب نہیں میرے عقیدے میں
محفل، سجانا گھر میں رسولؐ انام کی
میرے غریب خانے پہ آتے ہیں خود رسولؐ
مجلس ہو جب حسین علیہ السلام کی
تیرے طفیل اے شبِ عاشور کے چراغ
ہے روشنی جہاں میں محمدؐ کے نام کی
زہراؑ کے گھر کے جیسا کوئی گھر دکھایئے
ہے گھر کے فرد جیسی ہی عزت غلام کی
دعویٰ نبیؐ کے عشق کا زیبا ہے اس کے بعد
لازم ہے شرط پہلے دُرود و سلام کی
قدرت نے ان سے پہلے بنایا نہیں جہاں
قدرت نے ان کے بعد نبوت تمام کی
ریحانؔ ذکرِ آلِ محمدؐ کا فیض ہے
شہرت جو دُور دُور ہوئی میرے نام کی

سب کتابیں ہیں رعایا بادشہ قرآن ہے

(در مدحِ اہلبیتؑ)

سب کتابیں ہیں رعایا بادشہ قرآن ہے
وسعتِ کون و مکاں سے بھی بڑا قرآن ہے
تاقیامت نسلِ آدم کی ہدایت کے لیے
اک ہدایت کا مکمل [illegible] قرآن ہے

آگ پانی خاک لہراتی ہوا ماہ و نجوم
ان عناصر کی بقا کو کیمیا قرآن ہے
انما کی بحر میں کی ہے ثنائے اہلبیتؑ
ھل اتیٰ کے رنگ میں مدحت سرا قرآن ہے

حسبنا پر اکتفا کیجئے مگر یہ سوچ کر
اہلبیتِ مصطفیٰ سے کب جدا قرآن ہے
صورتِ سلمانؑ جیسے [illegible] کہتے تھے رسولؐ
اس طرح سے اہلبیتِ مصطفیٰ قرآن ہے

اپنے جیسا کہہ نہیں سکتے نبیؐ کو وہ کبھی
جن کے ذہنوں میں ابھی تک جاگتا قرآن ہے

ہیں ازل سے تا ابد قرآن کے وارث وہی
جن کے گھر کا بچہ بچہ بولتا قرآن ہے
ایک نکتے میں ہے قرآں اور وہ نکتہ علیؑ
بائے بسم اللہ کے اندر چھپا قرآن ہے

وہ منافق ہو کہ مومن ذکر تو دونوں کا ہے
کس کے حق میں فخر کر کے لب کشا قرآن ہے
ہیں نبیؐ خیر البشر قرآن اُن کا معجزہ
رہنما جس کے نبیؐ ہیں رہنما قرآن ہے

مذہب و ملت زبان و نسل کی کیا قید ہے
تاقیامت ہر بشر کا آسرا قرآن ہے
نام دونوں پر لکھے ہیں ورنہ دنیا پوچھتی
کونسی نہج البلاغہ کونسا قرآن ہے

دیکھ اے چشمِ فلک نوکِ سناں پر غور سے
یہ حسین ابن علیؑ کا سر ہے یا قرآن ہے
اس کا مسکن باغِ جنت حوضِ کوثر کیوں نہ ہو
جس کی منزل کربلا ہے راستہ قرآن ہے

کر دیا محدود بس قرآن خوانی تک اِسے
اس لیے ریحاںؔ کتنا غمزدہ قرآن ہے

پیام آئے مسلسل غدیر سے پہلے

(غدیر خم)

پیام آئے مسلسل غدیر سے پہلے
ہوا نہ دین مکمل غدیر سے پہلے

درود برسا علیؑ جس گھڑی بنے مولا
برستا رہتا تھا بادل غدیر سے پہلے

تمام نعمتیں کردے گا آج رب کریم
کسی نے سوچا نہ تھا کل غدیر سے پہلے

بہت سے لوگ تو پاگل ہوئے غدیر کے بعد
اگرچہ بعض تھے پاگل غدیر سے پہلے

صدائے صلّی علیٰ اس کی کوک میں آئی
نہ کوکی اس طرح کوئل غدیر سے پہلے

علیؑ کو تاج ولایت ملا تو سوکھ گیا
ہرا غموں کا تھا جنگل غدیر سے پہلے

بنایا کیوں نہیں اس شان کا کبھی منبر
بتاؤ احمدِ مُرسل غدیر سے پہلے

تمام مسئلے حل ہوگئے خدائی کے
جو مسئلے نہ ہوئے حل غدیر سے پہلے

چھپا کے چہرے نبیؐ کے عدو فرار ہوئے
جو تیغ کرتے تھے صیقل غدیر سے پہلے

ہے آج کتنا مقدس ریحانؔ لفظِ غدیر
غدیر لفظ تھا مُہمل غدیر سے پہلے

آیت

عشق علی کی قیمت جنت جسکو ہو درکار وہ لے
میں تو نہ لونگا اس قیمت پر باغ جنت کم سے کم
ان کے لئے آیات ہیں اتری شیرِ خدا بھی کہلائے
اوروں کے بارے میں دکھادو ایک ہی آیت کم سے کم

دعا رسولؐ کی پوری ہوئی غدیر کے دن

(غدیر خم)

دعا رسولؐ کی پوری ہوئی غدیر کے دن
نبیؐ کی اپنی نبوت بچی غدیر کے دن

نظر نظر میں ہے خم غدیر کا منظر
زباں زباں پہ ہے مولا علیؑ غدیر کے دن

منافقین کے چہرے اتر گئے ایسے
کہ جیسے عرش سے بجلی گری غدیر کے دن

تمام عمر تبسم نہ ایسا فرمایا
لب رسولؐ پہ جو تھی ہنسی غدیر کے دن

خدا نے صحرا میں کوثر کے جام چھلکائے
کسی کے لب پہ نہ تھی تشنگی غدیر کے دن

علیؑ کے سر پہ ولایت کا تاج ایسا سجا
سمجھ میں آئی ابو طالبؑ غدیر کے دن

علیؑ کو ہاتھوں پہ اپنے اٹھا کے بولے رسولؐ
بتا رہا ہوں میں شانِ علیؑ غدیر کے دن

ہزار عیدیں کروڑوں شبِ برات نثار
ملا زمانے کو مولاؑ سخی غدیر کے دن

خدا کا شکر کہ تکمیل دین آج ہوا
خطاب کرتی تھی آیت یہی غدیر کے دن

علیؑ نے دیکھا جو لہجہ نیا ہے آیت کا
پڑھی علیؑ نے بھی نادِ علیؑ غدیر کے دن

سجا جو دیکھا صحابہ نے منبرِ پالان
دکھائی دیتے تھے حیراں سبھی غدیر کے دن

کوئی منائے شب و روز عید مجھ کو کیا
ہے میری عید ریحان اعظمی غدیر کے دن

مرثیہ

یبؑ جو زینت چمنِ پنجتنؑ ہوئی
حاصل حسنؑ حسینؑ کو پیاری بہن ہوئی

ب قادر الکلام وہ غنچہ دہن ہوئی
عرضی گزار ناناؐ سے شیریں سخن ہوئی

میں ہو رہی ہوں خوفزدہ ایک خواب سے
تعبیر چاہتی ہوں رسالت مآبؐ سے

بولے نبیؐ سناؤ۔ تو بچی نے یوں کہا
خوابِ شبِ گزشتہ میں دیکھا یہ ماجرا

سبز ایک جا شجر پُرشکوہ تھا
محفوظ کر رہے تھے مجھے سایہ و فضا

شاخیں تھیں پانچ نقشۂ ابرِ بہار تھا
وہ تھا شجر کہ رحمتِ پروردگار تھا

میں محو شکرِ خالقِ حسنِ شجر میں تھی
تک تک کے پانچ بار کچھ ایسی ہوا چلی

رفتہ رفتہ پانچوں ہی شاخیں گرا گئی
جلنے لگی میں دھوپ سے۔ سر پر روا نہ تھی

جائے اماں نہ پائی جہاں تک نگہ گئی
تنہا میں آگ اگلتے بیاباں میں رہ گئی

یہ خواب سُن کے روئے رسولِؐ فلک وقار
لپٹا تے تھے گلے سے نواسی کو بار بار

رہ رہ کے آرہا تھا حبیبِ خدا کو پیار
سر اور بازو چومتے تھے ہو کے بے قرار

فرمایا۔ ہے نصیب کی تحریر۔ دردناک
بیٹی ہے تیرے خواب کی تعبیر دردناک

دیکھا جو خواب میں شجرِ طیبہ ہے وہ
آدمؑ سے جو شروع ہوا سلسلہ ہے وہ

منزل ہے مومنوں کی ارم راستہ ہے وہ
معبود اور عبد میں بھی رابطہ ہے وہ

شاخیں جو پانچ دیکھیں تو وہ اپنی مثال ہیں
میں ہوں۔ علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے لال ہیں

پہلے اُٹھے گا سر سے ترے نانا۔ میری جاں
پھر روز بعد فاطمہؑ بھی جائیں گی جہاں

ہونگے علیؑ شگافتہ سر خلد کو رواں
پھر زہر سے شہید حسنؑ ہوں گے الاماں

یہ چار داغ پردے میں رہ کر اُٹھائے گا
بارِ غمِ حسینؑ کھلے سر اُٹھائے گی

پچپن برس کی عمر میں ہوں گے بہت محن
تو ہوگی جب حسینؑ کے ہمراہ بے وطن

اُجڑے گا ایک دشت میں گلزارِ پنجتنؑ
لاشے ترے عزیزوں کے سب ہونگے بے کفن

ظلم اہلِ کیں۔ مریض بھتیجے پہ توڑیں گے
ملعون۔ چادریں بھی سروں پر نہ چھوڑیں گے